فیضانِ بہاءُ الدّین زَکَرِیّا ملتانی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ)

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ فیضانِ اولیاء و علما

DAWAT-E-ISLAMI

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَؕ
اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِؕ

فیضانِ بہاءُ الدِّین زَکَرِیّا ملتانی

درود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُکَرَّم ہے۔ ”جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جَہَنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔“ (1)

جہاز ڈوبتے ڈوبتے بچا

ساتویں صدی ہجری کی بات ہے کہ تاجروں کا ایک قافلہ مالِ تجارت لیے ملکِ عدن کی جانب رواں دواں تھا۔ ان تاجروں میں خواجہ کمال الدین سعود شیر وانی بھی تھے۔ اچانک بادِ مخالف اٹھی اور سمندر میں طوفان آگیا۔ خوفناک لہروں کے تھپیڑے جہاز سے ٹکرائے تو جہاز ہچکولے کھانے لگا۔ جہاز میں آہ و فُغاں کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ خواجہ کمال الدین سعود نے تاجروں کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرکے دعا کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں خیر و عافیت

---

(1) . . . مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلوۃ علی النبی الخ، ۱۰/۲۵۳، حدیث: ۱۷۲۹۸

سے منزل تک پہنچائے اور سبھی اپنا اپنا تہائی مال راہِ خدا میں دینے کی نیت کرو سب نے فوراً حامی بھر لی۔ خواجہ کمال الدین نے اسی وقت اپنے پیر و مرشد کو یاد کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مرشِد کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے دعا کی۔ لوگوں نے دیکھا کہ سامنے سے ایک کشتی میں کوئی سفید رِیش حسین و جمیل بزرگ تشریف لا رہے ہیں۔ کشتی جوں جوں قریب آ رہی تھی طوفان تھمتا جا رہا تھا۔ یہاں تک کہ طوفان ختم ہو گیا، جہاز جانبِ منزل گامزن ہو گیا اور کشتی بھی نظروں سے غائب ہو گئی۔ اپنے سفر سے بخیر و عافیت لوٹنے کے بعد تمام تاجروں نے حسبِ نیت اپنے اپنے مال کا تہائی حصہ خواجہ کمال الدین کے سپرد کرتے ہوئے کہا کہ اسے آپ اپنی مرضی سے راہِ خدا میں خرچ کر دیجئے۔ خواجہ کمال الدین نے سارا مال جمع کیا اور اپنے بھانجے فخر الدین گیلانی کو دے کر مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں اپنے پیر و مرشد کی بارگاہ میں ہدیۃً پیش کرنے کے لیے بھیج دیا۔ فخر الدین گیلانی نے سارا مال خواجہ کمال الدین کے پیر و مرشد کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔ فخر الدین گیلانی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کم و بیش ستر لاکھ روپے کا خزانہ مرشدِ گرامی نے کھڑے کھڑے خیرات کر دیا اور ایک کوڑی بھی اپنے پاس نہ رکھی۔ فخر الدین گیلانی بہت متأثر ہوئے اور ان کے ہاتھ پر بیعت ہو کر مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں سکونت اختیار کر لی۔[1]

---

1 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص۲۵۳ ملخصاً، خزینۃ الاصفیاء مترجم، ۴/۴۶ ملخصاً، اللہ کے خاص بندے، ص۵۴۷ ملخصاً

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیا آپ جانتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کرم و فضل اور اس کی عطا سے اپنے مریدوں کو طوفان سے نکالنے والے اور ستر لاکھ کی خطیر رقم ایک ہی وقت میں خیرات کر دینے والے یہ بزرگ کون تھے؟

یہ بزرگ **مدینۃ الاولیاء ملتان شریف کی پہچان، شیخ الاسلام، رئیس الاولیا، تاجُ العارفین، غَوثُ العالمین، حافظ، قاری، مُحدِّث، عارف، شیخ بہاء الدین ابو محمد زکریا سہروردی ملتانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی تھے۔ آیئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیاتِ مبارکہ کے مُقدّس و مُعطّر گوشے ملاحظہ کرتے اور اپنے ایمان کو جِلا بخشتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ولادت باسعادت

شیخ الاسلام حضرت **بہاء الدین ابو محمد زکریا سہروردی قریشی ملتانی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی **ولادت باسعادت ۲۷ رمضان المبارک ۵۶۶ھ مطابق 3 جون 1171ء شبِ جمعہ پنجاب کے ضلع لَیَّہ کے ایک قصبے کوٹ کروڑ**[1] میں وقتِ صبح ہوئی۔[2]

---

1 ... کوٹ کروڑ آج کل کروڑ لعل عیسن کے نام سے ضلع لیہ کا شہر ہے جو لیہ شہر سے بھکر روڈ پر ۳۱ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔

2 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص۴۰، اللہ کے خاص بندے، ص۵۳۹، ملتان اور سلسلۂ سہروردیہ، ص۹۶، تذکرہ اولیائے پاک وہند، ص۳۶، تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ، ص۱۴۲

سلسلۂ نسب

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نسباً قریشی الاسدی تھے اور صحابیٔ رسول حضرت سیّدنا ہَبَّار بن اَسوَد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اولاد سے تھے۔ 21 واسطوں سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سلسلۂ نسب سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جَدّ امجد حضرت قُصَی بن کِلاب سے جا ملتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سلسلۂ نسب کچھ یوں ہے: حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی بن محمد غوث بن شیخ ابو بکر بن شیخ جلال الدین بن شیخ علی قاضی بن شیخ شمس الدین محمد بن حسین بن عبد اللہ بن حسین بن مُطرف بن خزیمہ بن حازم بن محمد بن مُطرف بن عبد الرحیم بن عبد الرحمن بن ہَبَّار بن اَسوَد بن مطلب بن اسد بن عبد العزی بن قُصَی۔ [1]

والدین

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد ماجد حضرت مولانا وجیہ الدین محمد غوث بن کمال الدین ابو بکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زبردست عالِمِ دین اور کمالاتِ ظاہری و باطنی سے آراستہ تھے۔[2] جبکہ آپ کی والدہ ماجدہ "بی بی فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا" مولانا حسام الدین ترمذی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی صاحبزادی تھیں۔[3] آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

---

1 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص ۲۵

2 ... خزینۃ الاصفیا، ۴/ ۳۸، تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص ۳۲

3 ... گلزار ابرار، ص ۵۵، خزینۃ الاصفیا، ۴/ ۳۸، تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص ۳۴

عَلَیْہا بڑی نیک اور پارسا خاتون تھیں۔

ملتان شریف آمد

مشہور مسلمان سَیّاح ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ المعروف ابن بطوطہ اپنے سفر نامے میں لکھتے ہیں: مجھے حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عالم اور عابد و زاہد پوتے حضرت شاہ رکنِ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا: ہمارے جدِ اعلیٰ سندھ فتح کرنے والے اُس لشکر میں شامل تھے جسے حجاج بن یوسف نے عراق سے (سندھ) بھیجا تھا۔ وہ یہاں رہ گئے تھے اور پھر یہیں ان کی اولاد بھی ہوئی۔[1]

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جَدِّ امجد حضرت تاجُ الدّین مُطَرف "خوارزم" میں آباد ہوئے اور آپ کے بعد آپ کی اولاد بھی یہیں فیض بار رہی۔ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جَدِّ اعلیٰ حضرت کمال الدین علی شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پانچویں صدی ہجری میں سلطان محمود غزنوی کے ساتھ مدینۃ الاولیاء ملتان تشریف لائے۔ کچھ عرصہ یہاں قیام کے بعد سلطان محمود غزنوی نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کوٹ کروڑ[2] کا قاضی مقرر فرمایا۔ آپ کے بعد آپ کے صاحبزادے شیخ جلال الدین، اور پھر پوتے شیخ ابو بکر قاضی کے منصب پر فائز ہوئے۔ پھر حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

---

1 ... رحلۃ ابن بطوطۃ، ص ۴۰۸

2 ... یہ وہ قلعہ ہے جسے سلطان محمود غزنوی نے ہند میں سب سے پہلے فتح کیا تھا۔ گلزارِ ابرار، ص ۵۵

کے والدِ بزرگوار حضرت مولانا وجیہہ الدین محمد غوث قاضی مقرر ہوئے۔ اسی عرصے میں شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے نانا مولانا حسام الدین ترمذی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اپنے وطن سے آکر کوٹ کروڑ میں آباد ہوگئے۔[1]

مادرزاد ولی

شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی مادرزاد ولی تھے۔ بزرگی کے آثار تو وقتِ ولادت ہی پیشانی پر ہُویدا (ظاہر) تھے۔ منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بچپن میں بھی رمضان المبارک میں دن کے وقت دودھ نہ پیتے تھے۔[2] آثار و علاماتِ ولایت بچپن ہی سے ظاہر ہونے لگی تھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت وجیہہ الدین محمد غوث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کے پاس تلاوتِ قرآنِ کریم کرتے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ماں کا دودھ چھوڑ کر تلاوت کی طرف متوجہ ہوجاتے۔ گویا قرآن سُن رہے ہوں۔[3]

ابتدائی تعلیم اور حفظِ قرآنِ کریم

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب ہوش سنبھالا تو والدِ ماجد نے مکتب میں داخل

---

1 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص٢٩ تا ٣٥ ملخصاً، اللہ کے ولی، ص٤٠٢

2 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص٤٠، اللہ کے ولی، ص٤٠٢ ملخصاً

3 ... تذکرہ اولیائے پاک و ہند، ص٣٦، تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص٤٠، اللہ کے خاص بندے، ص٥٤٠، اللہ کے ولی، ص٤٠٣ ملخصاً

کرا دیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعلیم وتربیت کے لیے مولانا نصیر الدین بلخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی خدمات حاصل کیں۔ خداداد صلاحیتوں اور کریم استاد کی شفقتوں سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سات یا بارہ سال کی عمر میں ہی مکمل قرآن پاک قرأتِ سَبعہ کے ساتھ حفظ فرمالیا۔ پھر مقامی اساتذہ سے اِکتِسابِ علم کیا۔ ان میں ایک نام مولانا عبد الرشید کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا لیا جاتا ہے۔[1]

والدِ ماجد کی جدائی

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ابھی والد صاحب کی شفقتوں میں ۱۲ بہاریں ہی دیکھی تھیں کہ ۵۷۷ھ میں ان کا سایۂ عاطِفَت سر سے اٹھ گیا۔ عَمِّ محترم حضرت شیخ احمد غوث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سر پر والد ماجد کی دستار باندھی اور آباء واَجداد کی مَسنَد پر بٹھا کر خانقاہ کے سارے انتظامات آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سپرد کر دیے۔[2]

علمِ دین حاصل کرنے کا جذبہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل میں علمِ دین حاصل کرنے کا جذبہ تھا یہی وجہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے چچا جان کو سارے انتظامات سنبھالنے کی التجا کی اور خود علم دین حاصل کرنے کے لئے اجازت چاہی۔ چچا جان نے اپنے بھتیجے کو

---

1 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص ۱۴۱، تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ، ص ۱۴۲

2 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص ۱۴۱ ملخصًا، تذکرہ اولیائے پاک وہند، ص ۳۶ ملخصًا

گلے لگایا اور فرمایا: یہ سیم وزَر (سونے چاندی) کے چند سکے تمہاری پہچان نہیں، تمہارا تخت مَسندِ علم ہے اور تمہارا تاج دستارِ فضیلت ہے اور یہی تمہاری شناخت ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چچا نے کس طرح اپنے بھتیجے کے طلبِ علمِ دین کے جذبے کو سراہا اور بخوشی انہیں علمِ دین حاصل کرنے کے لئے اجازت عطا فرمادی۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی اولاد یا جو ہماری سرپرستی میں ہوں انہیں علم دین حاصل کرنے کا ذہن دیں اور جو علم دین حاصل کرنے کا ذوق شوق رکھتے ہوں ان کی حوصلہ افزائی بھی کریں۔فی زمانہ بہت سے لوگ اپنی اولاد کو سنّتوں بھرے مدنی ماحول کے قریب نہیں آنے دیتے، کبھی مدنی قافلے میں سفر سے منع کرتے ہیں تو کبھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت پر ناراضی کا اظہار کرتے ہیں۔ایسے لوگ اس واقعے سے عبرت حاصل کریں چنانچہ

مَدَنی ماحول سے روکا تو ہیرو نچی بن گیا

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ (حیدر آباد، بابُ الاسلام پاکستان) کا ایک نوجوان غالبًا 1988ء میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوا۔ نَمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ چہرے پر داڑھی شریف سجالی، سر پر عمامہ

---

1 ... اللہ کے ولی، ص ۴۰۳، ۴۰۴

شریف اپنی بہاریں دکھانے لگا۔اُس نے مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا بھی شُروع کر دیا۔اُس کا تعلُّق ایک ماڈَرن اور امیر گھرانے سے تھا، گھر والوں کو اُس کی زندگی میں آنے والا مَدَنی اِنقِلاب سمجھ میں نہ آیا چُنانچِہ اس کی مُخالَفت شُروع ہو گئی، طرح طرح سے اُس کی دل آزاریاں کی جاتیں، سنّتوں پر چلنے کی راہ میں رُکاوٹیں کھڑی کی جاتیں اور دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول چھوڑنے پر مجبور کیا جاتا۔وہ کبھی کبھار بے بس ہو کر فریاد کرتا کہ مجھے اس مَدَنی ماحول سے دُور نہ کرو ورنہ پچھتاؤ گے، مگر اُس کی کسی نے نہ سُنی۔مخالَفت کا یہ سلسلہ تقریباً تین سال تک چلتا رہا بِالآخِر تنگ آ کر اُس نے گھر والوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور داڑھی شریف مُنڈوا کر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو ''خیر آباد'' کہہ دیا۔بڑے بھائی چُونکہ ڈاکٹر تھے اس لئے اِسے بھی ڈاکٹر بننے کے لئے سردار آباد (پنجاب، پاکستان) کے ایک میڈیکل کالج میں داخِل کروادیا گیا۔جہاں وہ ہاسٹل (اِقامت گاہ) میں بُری صحبت کی نُحوستوں کا شکار ہو کر چَرَس پینے لگا اور سخت بیمار ہو گیا، گھر والے اُسے واپَس حیدر آباد لے آئے۔ والِد صاحِب نے علاج پر لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے مگر نہ صحتیاب ہوا نہ ہی سُدھرا بلکہ اب وہ ہیروئن کا نَشہ کرنے لگا۔کثرت سے نشہ کرنے کی وجہ سے وہ سُوکھ کر کانٹا ہو گیا، دانتوں کی سفیدی غائِب ہو کر ان پر کالک کی تہ چڑھ گئی اور اب تادمِ تحریر اُس کی حالت پاگلوں کی سی ہو چکی ہے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ

کی رَحمت سے اب والِد صاحِب دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو چکے ہیں اور بے چارے بہت پچھتا رہے ہیں کہ کاش! اُس وقت مجھے دعوتِ اسلامی کی اَہمِیَّت سمجھ میں آجاتی اور میں اپنے بیٹے کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے دُور نہ کرتا تو شاید آج مجھے یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔ مگر ''اب پچھتائے کیا ہوت جب چِڑیاں چُگ گئیں کھیت۔'' اللہ تعالیٰ اُس نوجوان کو نشے کی عادتِ بد چھوڑ کر پھر سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

اولاد کی دُرُست تربیَّت کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! آپ کا پیارا بیٹا، آپ کے جگر کا ٹکڑا اور اپنی امّی کی آنکھوں کا تارا ہی سہی لیکن یہ مت بھولئے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ، اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا اُمَّتی اور اسلامی مُعاشَرے کا ایک فرد ہے۔ اگر آپ کی تربیَّت اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دُرُست طریقے پر عبادت، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں اور اسلامی مُعاشَرے میں اس کی ذمّے داری نہ سکھا سکی تو اُسے اپنا اطاعت گزار فرزند دیکھنے کے سنہرے خواب بھی مت دیکھئے کیونکہ یہ اسلام ہی تو ہے جو ایک مسلمان کو اپنے والِدَین کی اطاعت اور ان کے حُقُوق کی بجا آوری کا درس دیتا ہے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ جب اَولاد کی تربیَّت سے غفلت کے اثرات سامنے آتے ہیں تو یہی والِدَین ہر کَس و ناکَس

کے سامنے اپنی اولاد کے بگڑنے کا رونا روتے دکھائی دیتے ہیں، انہیں یہ نہیں بھولنا چاہئیے کہ اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں خود ان کا اپنا ہی ہاتھ ہے۔ انہوں نے اپنے بچے کو ABC بولنا تو سکھایا مگر قراٰن پڑھنا نہ سکھایا، مغرِبی تہذیب کے طور طریقے تو سمجھائے مگر رسولِ عَرَبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں نہ سکھائیں، جنرل نالج (معلوماتِ عامہ) کی اَہمِیَّت پر تو اس کے سامنے گھنٹوں لیکچر دیئے مگر فرض دینی عُلوم کے حُصُول کی رَغبت نہ دلائی، اس کے دل میں مال کی مَحَبَّت تو ڈالی مگر عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی شَمع نہ جَلائی، اسے دُنیَوی ناکامیوں کا خوف تو دلایا مگر قَبر و حَشر کے امتحان کی ناکامی کے بھیانک نتائج سے نہ ڈرایا، اسے ''ہیلو! ہاؤ آر یُو!'' کہنا تو سکھایا مگر سلام کرنے کا صحیح طریقہ نہ بتایا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ایک زبردست نعمت ہے۔ قراٰن واحادیث اور اقوالِ بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین کی روشنی میں اولاد کی تربیّت کا طریقہ جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 188 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''تربیتِ اولاد'' کا ضَرور مُطالَعہ کیجئے۔[1]

سُونا جنگل رات اندھیری، چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رَکھوالی ہے

[1] ... نیکی کی دعوت، ص ۵۴۶ ملخصًا

تحصیلِ علمِ دین کے لئے سفر

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علمِ دین کے حصول کے لئے خُراسان، عراق اور حجازِ مُقدَّسہ کا سفر اختیار کیا اور وہاں اپنے زمانہ کے نامور علماء سے مروجہ علوم حاصل کئے۔ چنانچہ

چچاجان سے اجازت ملنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس وقت کی عظیم علمی ریاست خراسان کی طرف رَختِ سفر باندھا اور تقریباً سات سال تک علما ومشائخ کی بارگاہ سے وراثتِ انبیاء (علمِ دین) سمیٹتے رہے۔ اس کے بعد بخارا کا رخ کیا اور کثیر اساتذہ کی بارگاہ میں زانوئے تَلَمُّذ تہہ کیا۔ وہاں سے مکہ مکرمہ آکر حصولِ علم میں مشغول ہو گئے۔ حج بیت اللہ کے بعد مدینہ شریف میں جانِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے۔ مسجد نبوی شریف زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً میں محدِّث وقت، شیخُ الحدیث حضرت علّامہ مولانا کمال الدین یمنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی ۵۳ سال سے درسِ حدیث دیا کرتے تھے۔ شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صفِ اوّل کے طلبا میں شامل ہو گئے اور پانچ سال تک احادیثِ کریمہ کے اَنوارِ جلیلہ سے منور ہوتے رہے اور ہر سال استاذِ محترم کے ساتھ سعادتِ حج پاتے۔ منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۴۴۴ سے زائد اساتذہ کی بارگاہ سے علم کے موتی سمیٹے۔ درسِ حدیث کی تکمیل اور سندِ حدیث کی تحصیل کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے

بیت المقدس کا رخ کیا اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مزارات سے فیوض و انوار پائے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لوگ "بہاءُالدین فرشتہ" کہہ کر پکارتے

شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بخارا میں قیام پذیر تھے تو لوگ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اوصافِ حمیدہ اور اخلاقِ حَسنہ سے متأثر ہو کر آپ کو "بہاء الدین فرشتہ" کہہ کر پکارتے تھے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُسنِ اخلاق ایک ایسی صفت ہے کہ جس کی قرآن وحدیث میں تعریف کی گئی ہے چنانچہ

ایک شخص نے حضورِ پاک، سَیَّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حسنِ اخلاق کے بارے میں سوال کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾

(پ۹، الاعراف، آیت: ۱۹۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

---

1 ... گلزار ابرار، ص۵۵ ملخصاً، ملتان اور سلسلۂ سہروردیہ، ص۹۸ ملخصاً، اللہ کے ولی، ص۴۰۳، ۴۰۴ ملخصاً

2 ... تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ، ص۱۴۳ ملخصاً، گلزار ابرار، ص۵۶ ملخصاً، اللہ کے ولی، ص۴۰۵ ملخصاً

پھر ارشاد فرمایا: حسنِ خلق یہ ہے کہ تم قطع تعلق کرنے والے سے صلۂ رحمی کرو، جو تمہیں محروم کرے اسے عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کردو۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مشائخِ کرام کی زیارت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں بھی جاتے علما و مشائخ کی بارگاہ میں حاضری دیتے اور ان کی صحبتوں سے خوب فیوضِ باطنی کا خزانہ کماتے۔ منقول ہے کہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر نے فرمایا: میں نے ۱۳۸۰ مشائخِ کبار کی زیارت کی اور حضرت شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے مجھ سے بھی زیادہ مشائخ کی زیارت کی۔[2]

مرشدِ کریم کی بارگاہ میں حاضری

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب علوم و فنون کی تکمیل سے فارغ ہوئے تو دل میں ابھی بے قراری باقی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قلبی اِضطراب کسی زندہ دل طبیب یعنی مرشدِ کامل کی تلاش میں تھا۔ تسکینِ قلب اور حصولِ فیض کے لیے پہلے بیت المقدس کا رخ کیا، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے

---

1 ... احیاء علوم الدین، کتاب ریاضۃ النفس، بیان فضیلۃ حسن الخلق، ۶۱/۳

2 ... محفلِ اولیاء، ص۲۴۷ ملخصاً

مزاراتِ مُقدَّسہ پر حاضری دی۔ اس کے بعد راہیٔ بغداد ہوئے۔ اس وقت بغدادِ مُعلّٰی میں صاحبِ عَوارِفُ المعارِف، شَیخُ الشُّیُوخ حضرت سیّدنا شیخ ابو حَفص شہاب الدین عمر صدیقی سہروردی بغدادی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا خوب شُہرہ تھا۔ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو دیکھا محبین ومعتقدین نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو گھیر رکھا تھا۔ حضرت شہاب الدین عمر سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کو دیکھتے ہی فرمایا: ”بازِ سفید“ آگیا، یہ میرے سلسلے کا آفتاب ہو گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ادب سے گردن جھکا لی اور شیخ الشیوخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حلقۂ ارادت میں داخل فرمالیا۔[1]

سرکار کے حکم سے خرقہ عطا ہوا

شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی مرشدِ کریم کی بارگاہ میں معرفت کی منازل طے فرما رہے تھے کہ ایک رات خواب دیکھا: ایک نورانی مکان میں نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تخت پر تشریف فرما ہیں۔ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دائیں جانب ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔ ایک جانب رسی پر کئی خِرقے[2] لٹکے ہوئے ہیں۔

---

1 ... شانِ اولیاء المعروف ہفتاد اولیا، ص ۲۴۲ ملخصًا، محفلِ اولیاء، ص ۲۳۴ ملخصًا

2 ... وہ لباس جو شیخ اپنے مُرید کو دے کر اسے خلافت واجازت عطا کرے۔ (اردو لغت، ۸/ ۵۳۷)

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بہاء الدین زکریا کو طلب فرمایا۔ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شیخ بہاء الدین کو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کیا۔ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شیخ شہاب الدین سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: ایک خرقہ لو اور بہاء الدین کو پہنا دو۔ شیخ شہاب الدین سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حکم کی تعمیل فرمائی۔

صبح ہوتے ہی حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شیخ بہاءالدین زکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے پاس بلایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حاضرِ خدمت ہوئے تو دیکھا کہ وہی مکان اور اسی طرح رسی پر خرقے لٹکے ہوئے ہیں جیسے رات خواب میں دیکھے تھے۔ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہی رات والا خرقہ رسی سے اُٹھایا اور حضرت بہاء الدین زکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کندھے پر رکھ کر فرمایا: بہاء الدین! یہ نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عطا کردہ خرقے ہیں، یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے ہی دیے جاتے ہیں۔ میں تو ایک درمیانی واسطہ سے زیادہ کچھ نہیں ہوں اور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اجازت کے بغیر کسی کو نہیں دے سکتا اور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اجازت کا معاملہ تو تم رات دیکھ ہی چکے ہو۔[1]

---

1 ... خزینۃ الاصفیاء، ۴/۳۹ ملخصًا، محفلِ اولیاء، ص۲۳۴ ملخصًا، اللہ کے خاص بندے، ص۵۴۱ ملخصًا

درویشوں کا رَشک

شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خلافت ملنے پر کچھ مریدوں اور درویشوں کو بڑا رَشک آیا کہ ہم ایک عرصے سے شیخ کی خدمت کر رہے ہیں اور بہاء الدین زکریا کو صرف سترہ دن میں خرقہ خلافت مل گیا ہے۔ درویشوں کی یہ بات حضرت سیّدنا شہاب الدین سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے نورِ باطن سے جان لی اور درویشوں سے فرمایا: **"مرید پر لازم ہے کہ وہ مرشد کے فیصلے سے اختلاف نہ کرے"** اور اپنے دل ودماغ کو اندیشوں کے غبار سے آلودہ نہ ہونے دے۔[1] تم سب گیلی لکڑی کی مانند ہو جس پر آگ جلدی اثر نہیں کرتی اور اسے جلانے کے لیے شدید محنت درکار ہوتی ہے۔ جبکہ بہاء الدین سوکھی لکڑی کی طرح تھا کہ ایک ہی پھونک سے بھڑک اٹھا اور عشقِ الٰہی کی آگ نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگ پیر و مرشد کے ادب واحترام سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے ان پر اعتراض کر بیٹھتے ہیں یاد رکھئے! یہ انتہائی خطرناک کام ہے چنانچہ

---

1 ... اللہ کے ولی، ص ۴۱۲ ملخصًا

2 ... گلزار ابرار، ص ۵۶ ملخصًا، فوائد الفواد، ص ۱۱۴ ملخصًا، تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ، ص ۱۴۳ ملخصًا

مرید کے لیے زہرِ قاتل

شَیْخُ الشُّیُوخ حضرت سیدنا شہاب الدین سہر وردی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: پیر پر اعتراض کرنے سے ڈرنا چاہیئے کہ یہ مریدوں کے لئے زہرِ قاتل ہے۔ شاید ہی کوئی مرید ہو جو پیر پر اعتراض کرنے کے باوجود فلاح پائے۔ شیخ کے وہ تَصَرُّفات جو اسے سمجھ نہ آتے ہوں ان میں حضرت سیدنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حضرت سیدنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ پیش آنے والے واقعات یاد کرلے کیونکہ حضرت سیدنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے وہ باتیں صادر ہوتی تھیں بظاہر جن پر سخت اعتراض تھا (جیسے مسکینوں کی کشتی میں سوراخ کر دینا، بچے کو قتل کر دینا) پھر جب وہ اس کی وجہ بتاتے تو ظاہر ہو جاتا کہ حق یہی تھا جو انہوں نے کیا۔ یونہی مرید کو یقین رکھنا چاہیئے کہ شیخ کا جو فعل مجھے صحیح معلوم نہیں ہوتا شیخ کے پاس اس کی صحت پر دلیلِ قطعی ہے۔[1][2]

آمد کی پیشگی خبر

شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے چچا جان

---

1 ... عوارف المعارف، الباب الثانی عشر فی شرح خرقۃ المشائخ الصوفیۃ، ص ۶۲

2 ... پیر و مرشد کے ادب و احترام اور طریقت کی معرفت کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رسائل "پیر پر اعتراض منع ہے" "کامل مرید" اور "جامع شرائط پیر" کا مطالعہ فرمایئے۔

حضرت احمد غوث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے بعد ان کے صاحبزادے مخدوم عبد الرشید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خانقاہ کا نَظم و نَسق سنبھالا اور کوٹ کروڑ سے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف منتقل ہوگئے۔ ایک دن حضرت مخدوم عبد الرشید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے والد ماجد حضرت احمد غوث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا جو فرما رہے تھے: بیٹا چار دن بعد تمہارے چچازاد بھائی بہاء الدین زکریا دین و دنیا کی سعادتوں سے مالا مال ہو کر (مدینۃ الاولیاء) ملتان میں داخل ہوں گے تم ان سے اپنی ہمشیرہ کا نکاح بھی کر دینا اور مسند و خانقاہ کا سارا انظام ان کے سپرد کر کے خود حرمین شریفین روانہ ہو جانا۔[1]

مدینۃ الاولیاء ملتان آمد

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں داخل ہوئے تو آپ کے چچازاد مخدوم عبد الرشید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شہر سے باہر آکر استقبال فرمایا۔ حکمِ پدری کے مطابق تمام جائیداد اور مسند کے معاملات شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے کیے اور اپنی ہمشیرہ محترمہ ”رشیدہ بانو“ کا نکاح آپ سے کیا اور خود حرمین شریفین روانہ ہوگئے۔[2]

---

1 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص ۶۰

2 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص ۶۲، اللہ کے ولی، ص ۴۲۰ ملخصاً

حکمت بھرا جواب

شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب مدینۃ الاولیاء ملتان شریف جلوہ فرما ہوئے تو وہاں کے علماء و صوفیا نے بطورِ کِنایہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں دودھ سے بھرا ہوا ایک پیالہ بھیجا۔ مطلب یہ تھا کہ یہ شہر علما و صوفیا سے دودھ کے اس پیالے کی طرح بھرا ہوا ہے اور مزید گنجائش نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس پیالے کے اوپر ایک گلاب کا پھول رکھ کر واپس بھیج دیا جس کا مطلب تھا کہ ہم یہاں اس گلاب کی طرح رہیں گے جو کسی پر بھاری اور تکلیف دہ نہ ہوگا ہاں البتہ خوشبو ضرور دے گا۔ اکابر ملتان آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اس ادا پر حیران رہ گئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے معتقد ہو گئے۔ (1)

عظیم علمی و روحانی انقلاب

شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے درویشی کے ستر ہزار علوم طے کر کے ان پر اپنے عمل کو حدِ کمال تک پہنچا دیا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اتنی روحانی قوت حاصل ہو چکی تھی کہ اگر آسمان کی جانب نظر اٹھاتے تو عظمتِ عظیم بے حجاب مشاہدہ کرتے اور اگر زمین پر نظر کرتے تو تَحتَ الثَّریٰ تک کی چیزیں دکھائی دینے لگتیں، بایں ہَمہ وہ بارہا فرماتے تھے کہ درویشی کا

---

1 ... اخبار الاخیار، ص۲۷، محفلِ اولیاء، ص۲۳۵ ملخصاً

مرتبہ اس سے بھی ارفع و اعلیٰ ہے، اگر کہہ ڈالوں تو سننے والوں کا زَہرہ آب (یعنی خوف و دہشت طاری) ہو جائے، یہ تو درویشی کا ادنیٰ درجہ ہے۔[1]

لوحِ محفوظ پر لقب شیخ الاسلام

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا سہروردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور بابا فرید الدین مسعود گنج شکر چشتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قریبی تعلقات تھے۔ ایک دوسرے سے ملاقات کے ساتھ ساتھ خط وکتابت کا سلسلہ بھی رہتا تھا۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک روز میں نے حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خط لکھنا چاہا۔ سوچا آپ کو کس لقب سے مخاطب کروں؟ اتنے میں لوحِ محفوظ پر نظر پڑی وہاں آپ کا لقب "شیخ الاسلام" لکھا دیکھا چنانچہ یہی لقب لکھ دیا۔[2]

تبلیغ و اشاعت

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آمد سے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ایک عظیم روحانی و علمی انقلاب برپا ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مدینۃ الاولیا ملتان شریف میں سلسلۂ سہروردیہ کا آغاز فرمایا۔ ملک کے گوشے

---

1 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص۲۴۳

2 ... گلزار ابرار، ص۵۶

گوشے سے لوگ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زیارت کے لئے آکر آپ کے وعظ و نصیحت سے مستفیض ہونے لگے۔ تھوڑے ہی عرصے میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مریدوں کی تعداد کاٹھیاوار، پنجاب، باب الاسلام سندھ اور دہلی تک پہنچ گئی۔ لاکھوں افراد نے فیوض و برکات پائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عظیم الشان جامعہ، رَفیعُ المَنزِلَت خانقاہ، وسیع و عریض لنگر خانہ، پُر شکوہ اجتماع گاہ، خوبصورت و عالیشان محل سَرائیں اور مَساجد تعمیر کروائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دم قدم سے اس وقت کا مدینۃ الاولیا ملتان مدینۃ العلوم بن گیا۔ [1]

شیخ الاسلام کا جدول

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عصر کی اذان سنتے ہی مسجد میں تشریف لاکر عصر کی نماز باجماعت ادا فرماتے۔ اس کے بعد منبر پر جلوہ اَفروز ہوتے۔ قرآن و حدیث کا وعظ فرماتے۔ اس موقعہ پر دور و نزدیک کے لوگ کام چھوڑ کر جوق در جوق آتے اور بیان سنتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زبان میں ایسی تاثیر تھی کہ جو مسلمان سنتا ضرور متأثر ہوتا اور برے کام چھوڑ کر زہد و تقویٰ اور نیک اعمال اختیار کرلیتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کوششوں سے دیگر مذاہب کے ہزاروں لوگ دینِ اسلام سے مشرف ہوئے۔ [2] صاحبِ شَوَاہِدُ النبوۃ حضرت علامہ عبد الرحمٰن جامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ... محفل اولیاء، ص۲۳۵، تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ، ص۱۲۶ ملخصاً

2 ... احوال و آثار حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص۸۹

تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ہر روز سَتَّر عالم و فاضل اِستفادہ کرتے تھے۔ (1)

انٹرنیشنل اِسلامک یونیورسٹی کا قیام

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا جامعہ ایک انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کی حیثیت رکھتا تھا جس میں جملہ اسلامی علوم کی تعلیم ہوتی تھی۔ بڑے بڑے لائق و فائق علما و اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئی تھیں، جو نہ صرف ہندوستان بلکہ بلادِ ایشیاء عراق، حجاز، شام تک سے آنے والے تشنگانِ علم کو فقہ و اصولِ فقہ، حدیث و اصولِ حدیث، تفسیر و اصولِ تفسیر، صَرف و نَحو، بلاغت، ادب و اِنشاء، فلسفہ، منطق، ریاضی اور ہیئت جیسے علوم و فنون کے جام پلاتے تھے۔ جامعہ کا نظم و نسق براہِ راست خود شیخ الاسلام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سنبھالتے تھے۔ جامعہ کے کئی ہزار طلبا اور دیگر آنے والے مریدین و معتقدین اور مسافروں کے لیے روزانہ کئی مَن لنگر تیار ہوتا۔ جامعہ کے طلباء کو کتب اور دیگر تعلیمی ضروریات مکمل طور پر مفت فراہم کی گئی تھیں۔ جبکہ ان کے قیام کے لیے کمرے بھی تعمیر کیے گئے۔ اس جامعہ اور دیگر فلاحی کاموں کے تمام کُلّی اور جُزوِی مَصارِف کی کفیل صرف ایک ہستی حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے۔ ارضِ ہند پر یوں باقاعدہ مفت تعلیمی سہولیات اور ایک عظیم الشان جامعہ کا قیام آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہی کے دور میں

(1) ... نفحات الانس مترجم، ص۵۲۸

ہوا۔[1]

تخصص فی اللغۃ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جامعہ میں ایک شعبہ "تَخَصُّصُ فِی اللُّغَۃ" بھی قائم فرمایا تھا۔ اس شعبہ میں فارغ التحصیل علما کو دیگر علاقوں میں تبلیغِ دین کا فریضہ انجام دینے کی تربیت دی جاتی یوں اس شعبہ میں مبلغین کی تربیت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ مبلغین کے لیے ضروری تھا کہ جس ملک یا علاقے میں انہیں بھیجا جائے وہاں کی زبان اور معاشرتی رسم ورواج سے پوری طرح واقفیت رکھتے ہوں تاکہ تبلیغِ اسلام کے دوران کسی قسم کی اَجنبیت کا سامنا نہ ہو۔ چنانچہ جس مبلغ کو جس ملک یا علاقے میں بھیجنا ہوتا اسے وہاں کی زبان سکھائی جاتی یعنی تَخَصُّصُ فِی اللُّغَۃ کروایا جاتا۔ شعبہ تَخَصُّصُ فِی اللُّغَۃ کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی ممالک سے ماہرینِ زبان وفن کو جمع کیا تھا۔ انہیں مَعقول اجارہ اور دیگر اِقامتی سہولیات فراہم کی تھیں۔ فارغُ التحصیل طلبا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ انہیں فرماتے: کیا تم فی سبیل اللہ اپنے رب کا پیغام عام کرنے کے لیے تیار ہو؟ اس طرح بہت سارے اپنے آپ کو وقفِ مدینہ (یعنی فی سبیل اللہ تبلیغِ دین کے لیے خود کو پیش) کر دیتے۔ جس کو جس ملک یا علاقہ میں بھیجنا ہوتا وہاں کی زبان کی تربیت دے کر روانہ

---

[1] ... ملتان اور سلسلہ سہروردیہ، ص۱۰۳ ملخصاً، محفل اولیاء، ص۲۳۵ ملخصاً

کر دیا جاتا۔[1]

اندازِ تبلیغ

جن علما کو تَخَصُّص فِی اللُّغَۃ کے بعد دوسرے ملکوں میں بھیجا جاتا تھا حضرت شیخ بہاءالدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ان کے استاد صاحب کو پانچ ہزار اشرفیاں دے کر فرماتے کہ اس ملک کے لیے ضروری اور مفید اشیاء شہر سے خرید کر جہاز میں رکھوا دیں اور مبلغین کو وقتِ روانگی دعاؤں سے نوازتے اور فرماتے: سامان کم منافع پر فروخت کرنا، لین دین کے ہر معاملے میں اسلامی تعلیمات کو پیش نظر رکھنا، ناقص چیزیں فروخت نہ کرنا، خریداروں سے خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آنا، جب تک لوگوں کا اعتماد حاصل نہ ہو جائے ان کے سامنے اسلامی تعلیمات پیش نہ کرنا۔[2]

بیرون ممالک قافلے

اس طرح یہ نوجوان مبلغینِ اسلام جہازوں پر سامانِ تجارت لاد کر مدینۃ الاولیا ملتان سے روانہ ہو جاتے اور جاوا، سماٹرا، فلپائن، اور چین کے علاقوں میں پہنچ کر اپنی دکانیں کھولتے جو کہ تبلیغِ اسلام کا مرکز ہوتیں۔ مقامی غیر مسلم آبادیوں کے ساتھ اسلامی اصولوں کی روشنی میں کاروبار کرتے اور جب ان سے قربت اور اعتماد حاصل ہو جاتا تو نظریۂ وَحدانیت و رسالت سے ناآشنا لوگوں کے سامنے اسلام

---

1 ... اللہ کے ولی، ص٤٦٨ ملخصاً

2 ... ملتان اور سلسلۂ سہروردیہ، ص١٠٤ ملخصاً، تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص٧١ ملخصاً

پیش کرتے۔ ان تبلیغی انفرادی اور اجتماعی کوششوں کا خاطر خواہ نتیجہ بر آمد ہوتا اور غیر مسلم حضرات، مبلغینِ اسلام کے حسنِ اخلاق، دینداری، خدا ترسی، دیانت داری اور معاملات کی صفائی دیکھ کر اسلام قبول کر لیتے۔ آج مشرقِ بعید کے چھوٹے چھوٹے جزیروں میں جو مسلمان نظر آتے ہیں یہ ان ہی مبلغین تاجروں کی سعیٔ مسلسل کا ثمرہ (نتیجہ) ہیں۔[1]

اندرونِ ملک مدنی قافلے اور تربیت گاہیں

بیرونِ ملک کے ساتھ ساتھ اندرونِ ملک نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کا بھی خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ جامعہ کے اندر باقاعدہ تربیت گاہ سے تربیت یافتہ مدنی قافلے ملک بھر میں سفر کرتے۔ اسی طرح ملک بھر میں کئی مقامات پر تربیت گاہیں بنائی گئی تھیں۔ کشمیر سے راس کماری تک اور گوادر سے بنگال تک مبلغین اور واعظین کے کئی قافلے اور باقاعدہ تربیت گاہیں مصروفِ تبلیغِ دین تھیں۔ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے ملک بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے اور مخلوقِ خدا کی شرعی راہنمائی کرنے کے لیے دس دس میل کے فاصلے پر تربیت گاہیں قائم کیں جن میں علمائے کرام اور مبلغینِ اسلام کو مقرر فرمایا۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

1 ... اللہ کے ولی، ص۴۶۹

2 ... اللہ کے ولی، ص۴۶۹

چار یاروں کے مدنی قافلے

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود تبلیغِ قرآن و سنّت کے لیے راہِ خدا میں سفر فرماتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شرکائے قافلہ میں اکثر اوقات حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، حضرت سیّدنا عثمان مَرْوَندی لعل شہباز قلندر سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرت مخدوم سید جلال الدین حسین بن علی سرخ بخاری سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہوتے تھے۔ ان چار بزرگوں کو طریقت کے چار یار بھی کہا جاتا ہے۔ ان حضرات نے سراندیپ، دہلی، کشمیر، صوبہ سرحد (خیبر پختون خواہ)، بلخ، بخارا، کوہِ سلیمان اور سندھ کے مختلف علاقوں سکھر، سیہون، منگھو پیر اور ان کے مضافات کی طرف سفر فرمایا اور خلقِ خدا کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا۔[1]

کارکردگی

کسی بھی چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے ادارے، تنظیم، فیکٹری وغیرہ کو کامیاب کرنے کے لیے ذمہ داران سے کارکردگی طلب کرنا بہت اہمیت کا حامل ہے۔ شجرِ اسلام کی آبیاری کے لیے قائم کیے گئے اس نظام کو کامیاب کرنے

---

1 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص۱۸۹ ملخصًا

کے لیے شیخ الاسلام حضرت سیدنا بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سال کے اختتام پر ایک تربیتی نشست کا اہتمام فرماتے جس میں مبلغین اور ذمہ داران حاضر ہوتے اور سال بھر کی کارکردگی پیش کرتے۔[1]

بیابانوں اور ویرانوں میں اسلام کیسے پہنچا؟

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی سیرت سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کیسے منظم طریقے پر دعوتِ اسلام کے لیے تربیت گاہیں قائم کیں اور اپنے مبلغین کو اسلام کا پیغام پہنچانے کے لیے کیسے کیسے خطرناک علاقوں، جنگلوں اور دیہاتوں میں بھیجا۔ یہ صوفیائے کرام ہی کی جاں سوز محنتوں کا نتیجہ ہے کہ برِّصغیر پاک و ہند کے تاریک ترین علاقوں میں بھی اسلام کا پیغام پہنچا۔ خوفناک جنگلوں، دیہاتوں، تاریک غاروں اور پُر ہَول بیابانوں میں پرچمِ اسلام لہرانے والے یہی صوفیائے کرام تھے۔[2]

معذوروں پر توجہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس قدر تَدَبُّر سے انتظامات فرمائے کہ آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی کسی فردِ واحد کا اتنے پہلوؤں سے خدمتِ دین و فلاحِ انسانیت کا انتظام کرنا مشکل ترین دکھائی دیتا ہے۔ رہائشی جامعہ، مسافر خانہ، درویشوں کی

---

1. ... اللہ کے ولی، ص ۴۷۰ ملخصاً
2. ... اللہ کے ولی، ص ۴۷۰ ملخصاً

رہائش کا انتظام، سب کے لیے لنگر خانہ وغیرہ۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سب کے ساتھ ساتھ نابینا، لنگڑے اور معذور افراد کے لیے محتاج خانہ بنا رکھا تھا جہاں انہیں کھانا اور ضروریاتِ زندگی فراہم کی جاتی تھیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کے علاج اور تربیت پر خاص توجہ فرماتے تھے۔ (1)

دعوتِ اسلامی اولیا کا فیضان ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اولیائے کرام ہی کا فیضان ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم و فضل اور اس کے نیک بندوں کے فیضانِ نظر سے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے بھی دعوتِ اسلامی کو اسی نہج پر پروان چڑھایا جس کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرون ملک ڈھیروں جامعات المدینہ، بے شمار مدارس المدینہ، تقریباً ہر شہر میں ہفتہ وار اجتماع، اندرون و بیرونِ ملک ۳دن، ۱۲دن، ایک ماہ، ۶۳دن، ۹۲دن اور ۱۲ماہ کے مدنی قافلے، مختلف ممالک میں مختلف زبانوں میں اسلام کا پیغام عام کرنے کے لیے مبلغین کی تیاری اور انہیں عربی، انگلش اور دیگر زبانوں کی تربیت دینا، دنیا بھر میں علم دین کو عام کرنے کے لیے نہایت ہی سستے نرخوں پر کتب و رسائل مہیا کرنے کے لیے جگہ جگہ مکتبۃ

---

1 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص۹۱ ملخصاً

المدینہ، قرآن وسنّت کی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے علمی و تحقیقی شعبہ المدینۃ العلمیہ، تعلیماتِ اسلام کو دنیا بھر کی زبانوں میں ترجمہ کرنے کے لیے مجلسِ تراجم، دنیا بھر میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات، گلی گلی پیغام سنت پہنچانے کے لیے مسجد مسجد میں فیضانِ سنّت کا درس، دنیا بھر میں اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے مدنی چینل، جیلوں میں قیدیوں کی اخلاقی و دینی تربیت کا اہتمام اور اس کے علاوہ کئی شعبوں میں خدمتِ دینِ متین کا سلسلہ جاری ہے۔ ان شعبوں کی تفصیلی معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ''تعارفِ دعوتِ اسلامی'' کا مطالعہ فرمائیے۔

شیخ الاسلام کا ذریعہ معاش

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو والدین کی طرف سے بہت بڑا خزانہ اور اراضی وراثت میں ملی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تجارت اور زراعت کو اپنایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سامانِ تجارت سکھر، بھکر، ٹھٹھہ، دہلی، مرکز الاولیا لاہور اور بیرونِ ممالک عراق، حجازِ مُقدّس، مصر، افغانستان، ایران اور دیگر دوسرے ممالک میں جاتا تھا۔ تجارت کرنے والے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مریدین، مُعتَمَد خُدّام، درویش اور مبلغین ہوتے تھے۔ ان سب کو مبلغین کی طرح خاص ہدایت تھی کہ کم نفع پر بیچو اور دیانت داری سے

معاملہ کرو۔ اس تجارت سے لاکھوں لاکھ آمدن ہوتی جو خالصۃً تبلیغِ دین میں خرچ ہوتی۔ زرعی اراضی سے آنے والی فصلوں اور ان کی آمدن بھی بے حساب تھی۔[1]

آپ کی عبادت وریاضت کا جدول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقولہ ہے: اَلِاسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ یعنی استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاءالدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی حیات مبارکہ کے روشن گوشوں سے استقامت کی کرنیں پھوٹ پھوٹ کر نکلتی ہیں۔ ہر رات مکمل قرآن شریف کی تلاوت فرماتے، تاحیات نمازِ باجماعت کا التزام رکھا، روزانہ فجر، اشراق اور چاشت کی نمازوں کے بعد دیوان خانہ میں مسندِ ارشاد پر جلوہ فرما ہوتے، اس وقت تمام علما اور مَشَائِخ بِالْاِلْتِزَام حاضر ہوتے اور سلوک و معرفت کے دَقائق حَل کرواتے، خدام تجارت، زراعت اور لنگر خانہ کے حسابات پیش کرتے اور آئندہ کی ہدایات پاتے، اسی دوران شہر اور مضافات کے غُرَبا اور مساکین پیش ہوتے اور ولی کی بارگاہ سے درہم و دینار، اَجناس اور خِلعتوں سے دامن بھرتے، دوپہر کو دولت خانے پر تشریف لے جا کر کھانا تناول فرماتے اور جب روزے رکھتے تو لگاتار رکھتے۔ خانگی امور بھی دوپہر کے وقت پیش ہوتے تھے، اس کے بعد تھوڑی دیر سنّتِ قیلولہ ادا فرماتے، نمازِ ظہر مسجد میں

1 ... تذکرہ حضرت بہاءالدین زکریا ملتانی، ص٦٧ ملخصاً

باجماعت ادا فرماتے، اس کے بعد حُجرے میں چلے جاتے اور کافی دیر تک اَورادو اَذکار میں مصروف رہتے، پھر نشست کا آغاز ہوتا اور اس میں مدنی قافلوں کے ذمہ داران سے ملاقات ہوتی اور ان کی کارکردگی پیش ہوتی نیز تبلیغ میں درپیش مسائل حل کیے جاتے، طلبا بھی اپنے سوالات پیش کرتے اور ملفوظات کا خزانہ سمیٹتے، اذانِ عصر ہوتی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد میں تشریف لے جاتے اور نمازِ باجماعت ادا فرماتے، نماز کے بعد مسجد ہی میں منبر پر جلوہ افروز ہوتے، درسِ قرآن اور درسِ حدیث فرماتے، سامعین کی تعداد بعض اوقات چالیس ہزار تک پہنچ جاتی، غروبِ آفتاب سے پہلے مضافات میں چہل قدمی کے لیے تشریف لے جاتے، نمازِ مغرب باجماعت ادا کرنے کے بعد خَلوَت میں اَورادواَذکار میں مصروف ہو جاتے، نمازِ عشا باجماعت ادا فرمانے کے بعد رات ڈیڑھ پہر تک عبادت میں مصروف رہتے، اس کے بعد دولت خانہ میں تشریف لاتے اور کھانا تناوُل فرما کر تھوڑی دیر اِستِراحت فرماتے، بیدار ہو کر تہجد کی سعادت پاتے، نمازِ فجر تک تلاوت قرآنِ مجید سے لطف اٹھاتے۔ بعض اوقات ایک آہِ جگر دوز سنائی دیتی۔ایک رُباعی اکثر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زبان مبارک سے سننے میں آتی تھی:

دریادِ تو اے دوست چناں مدہوشم صد تیغ اگر بزنی سر نخروشم
آہے کہ بزغم بیادِ تو وقتِ سحر گر ہر دو جہاں دہند واللہ نفروشم

یعنی اے دوست ہم تیری یاد میں مدہوش ہیں، اگر سو تلواریں بھی ماری جائیں تو ہم سر نہ اٹھائیں، ہم وقتِ سحر تیری یاد میں گم ہیں، اللہ کی قسم! اس یاد کے عوض اگر دو جہاں بھی دیے جائیں تو ہم قبول نہ کریں۔[1]

تلاوت کا ذوق شوق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ میں قرآنِ مجید کی تلاوت کے بہت فضائل بیان کئے گئے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہمارے اَسلاف کثرت سے قرآنِ پاک کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بھی تلاوتِ قرآنِ مجید سے غیر معمولی شَغَف تھا چنانچہ ہر شب کو ایک قرآن پاک کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔[2]

ایک رات حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے دوستوں سے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو آج کی رات دو رکعت میں تمام کرے اور ایک رکعت میں کامل قرآن شریف پڑھے۔ حاضرین میں سے کسی کو ہمت نہ ہوئی۔ شیخ بہاء الدین زکریا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز شروع کر دی۔ پہلی رکعت میں پورا قرآنِ مجید اور چار پارے مزید

---

1 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص۶۷ ملخصًا

2 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص۶۷ ملخصًا

تلاوت فرمائے اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھی اور نماز مکمل کرلی۔ [1]

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ تہجد کی نماز کے بعد قرآنِ پاک کا آغاز فرماتے اور نمازِ فجر سے پہلے مکمل فرمالیتے۔ [2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کہیں شیطان یہ وسوسہ نہ دلائے کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ بندہ تہجد سے لے کر فجر تک مکمل قرآنِ پاک کی تلاوت کرلے اور ایک ہی رکعت میں مکمل قرآن ختم کرلے۔ بظاہر ہمیں یہ بہت ہی مشکل اور ناممکن نظر آتا ہے مگر یاد رکھئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے نیک بندوں کو ایسی طاقت و قوت عطا فرمادیتا ہے کہ ان کے لیے وقت بھی رک جاتا ہے۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت (سیّدنا) عثمانِ غنی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے ایک رات میں ختمِ قرآن کیا ہے۔ (حضرت سیّدنا) داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام چند منٹ میں زبور ختم کرلیتے تھے۔ حضرت (سیّدنا) علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) گھوڑا کَسنے سے پہلے ختمِ قرآن کرلیتے تھے۔ مِرقاۃ میں ہے: شیخ موسیٰ سدرانی شیخ ابو مدین (شعیب الغوث مغزلی) کے اصحاب میں سے تھے ایک دن و رات میں سَتّر ہزار ختم کرلیتے تھے ایک دفعہ انہوں نے کعبہ معظمہ میں سنگِ اَسود چوم کر دروازہ کعبہ پر پہنچ کر ختمِ قرآن فرمالیا اور لوگوں

---

1 ... فواد الفوائد مترجم، پانچویں مجلس، ص ۶۲

2 ... شانِ اولیاء، المعروف ہفتادِ اولیاء، ص ۲۵۲ ملخصًا

نے ایک ایک حرف سنا۔[1]

شیرِ خدا کی کرامت

مولائے کائنات، شیرِ خدا حضرت سیدنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے بارے میں منقول ہے کہ آپ گھوڑے پر سوار ہوتے وقت ایک پاؤں رِکاب میں رکھتے اور قرآنِ مجید شروع کرتے اور دوسرا پاؤں رِکاب میں رکھ کر گھوڑے کی زین پر بیٹھنے تک اتنی دیر میں ایک قرآنِ مجید ختم کرلیا کرتے تھے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عجز وانکساری

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ولایت کے عالی رتبہ پر فائز ہونے اور ہزاروں خدام کے ہونے کے باوجود اپنے کام خود کرلیا کرتے تھے۔ کسی کام کو اس لیے نہ روکے رکھتے تھے کہ خادم آکر کرے گا بلکہ بعض اوقات خدام کی موجودگی میں بھی اپنا کام خود کرلیا کرتے تھے۔ ایسی باتیں جن میں تکبر پرستی کی جھلک نظر آتی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سخت ناپسند تھیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاجزی بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بڑی نعمت ہے جو سعادت مند ہی پاتے ہیں۔ عاجزی کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے سرکارِ دوعالم،

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۳/ ۲۷۰

2 ... شواہد النبوۃ، رکن سادس در بیان شواھد و دلایلی... الخ، ص ۲۱۲

شفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کے عفو ودرگزر کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ فرمادیتا ہے اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔“[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تحمل وبُردباری

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء سید محمد چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ کئی بے باک لوگ حضرت خواجہ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں گئے اور کچھ مانگا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نہ دیا۔ انھوں نے باہر جاکر بے ہودہ گالیاں دینا اور پتھر برسانا شروع کر دیے۔ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: خانقاہ کا دروازہ بند کر دیا جائے۔ حسبِ حکم دروازہ بند کر دیا گیا مگر ان نالائقوں نے دروازے پر پتھروں کی بوچھاڑ کر دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جوش آیا تو انہیں بلا کر فرمایا: میں یہاں خود نہیں بیٹھا مجھے ایک کاملُ الوَقت ولی نے بٹھایا ہے جن کا نام شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہے۔ یہ سن کر سب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قدموں میں گر گئے۔[2]

---

1 ... صحیح مسلم، کتاب البر، باب استحباب العفو والتواضع، ص ۱۳۹۷، حدیث: ۲۵۸۸

2 ... فوائد الفواد مترجم، پانچویں مجلس، ص ۱۲۳

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ واقعہ سے حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حسنِ اخلاق اور صبر و تحمل کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس میں ہمارے لیے درس ہے کہ کوئی کتنی ہی سخت بات کہہ دے ہمیں صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے خندہ پیشانی سے پیش آنا چاہئے۔ اگر کبھی غصہ آجائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے برداشت کرنا چاہئے۔ اس عادت والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت میں بڑے بڑے مراتب و درجات عطا فرماتا ہے چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ	ترجمۂ کنزالایمان: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں ۔

(پ۴، آل عمرٰن:۱۳۴)

حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک صحابی سے فرمایا: تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے ایک حلم اور دوسری بُردباری۔[1]

سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا

---

1 ... صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الامر بالایمان باللہ تعالی ورسولہ الخ، ص ۲۹، حدیث:۱۷

فرمانِ عالیشان ہے: "حلم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔"(1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی صبر و تحمل کی دولت عطا فرمائے۔

بے نیازی

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مال و دولت کے انبار لگے ہونے کے باوجود ان خزانوں سے مُسْتَغْنِی تھے۔ دولت کی محبت و طلب دل میں ذرہ برابر جگہ نہ پا سکتی تھی۔ ایک روز ایک خادم سے فرمایا: جاؤ جس صندوقچہ میں پانچ ہزار سرخ دینار رکھے ہیں اسے اٹھا لاؤ۔ خادم حکم کی تعمیل میں روانہ ہوا مگر اس صندوقچہ کو غائب پایا ہرچند تلاشا مگر بے سود، بالآخر بارگاہِ مرشد میں عرض گزار دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فرمایا۔ مگر خادم پھر بھی جا کر تلاش کرتا رہا اور بالآخر مل ہی گیا اور خوشی خوشی اٹھا کر قدموں میں لا ڈالا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا۔ حاضرین نے عرض کی: حضور گم ہونے پر بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور مل جانے پر بھی، آخر اس میں کیا حکمت ہے؟ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے ارشاد فرمایا کہ فقیروں کے لیے دنیا کا وجود اور عدم دونوں برابر ہیں، نہ جانے کا غم نہ آنے کی خوشی، یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تمام

---

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب ماجاء فی الرفق، ۸/۴۳، حدیث: ۱۲۶۵۲

دینار حاجت مندوں میں تقسیم کروادیئے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت شیخ بہاءالدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کس قدر سخی اور مالِ دنیا سے بے رغبت و بے نیاز تھے۔ سخاوت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک بہت ہی عظیم نعمت ہے جو خوش بختوں ہی کا حصہ ہے وگرنہ آج لاکھوں ایسے لوگ ہیں جن کی آمدن اس قدر زیادہ ہے کہ وہ اُسے گن نہیں سکتے مگر راہِ خدا میں دینے کی توفیق نہیں ملتی۔ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کے بہت فضائل و فوائد ہیں چنانچہ

حضرتِ سیّدنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرلو اور مشغولیت سے پہلے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرلو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کثرت سے ذکر کرنے اور پوشیدہ اور ظاہری طور پر کثرت سے صدقہ کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنا رابطہ جوڑ لو تو تمہیں رزق دیا جائے گا اور تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہاری مصیبتیں دور کی جائیں گی۔“[2]

مہمان نوازی

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاءالدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی عادتِ

---

1 ... اولیائے ملتان، ص ۱۳۱ ملخصًا

2 ... ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب فی فرض الجمعة، ۲/ ۵، حدیث: ۱۰۸۱

مبارکہ تھی کہ لنگر خانہ میں جو بھی کھانا پکتا فقرا کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرماتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ فقرا کی ایک بڑی جماعت دستر خوان پر شریک تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہر فقیر کے ساتھ ایک ایک لقمہ کھایا۔ ایک فقیر کو دیکھا کہ وہ روٹی شوربے میں بھگو کر (ثرید بناکر) کھا رہا ہے۔ فرمایا: سبحان اللہ! ان سب میں سے یہ خوب کھانا جانتا ہے، کیونکہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: فَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ[1] یعنی عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کی بزرگی ساری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی بزرگی تمام کھانوں پر۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صدقہ و خیرات

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس طرح بے بہا مال و دولت عطا فرمائی تھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی طرح اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ بھی فرماتے تھے آپ کی سخاوت صرف مریدین و محبین تک ہی محدود نہ تھی بلکہ اگر کبھی سرکاری سطح پر بھی مالی ضرورت در پیش ہوتی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے خزانوں کے منہ کھول دیتے تھے۔ چنانچہ

1 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قَوْلِہٖ تَعَالٰی: اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ الخ، ۲/۴۵۴، حدیث: ۳۴۳۳

2 ... اللہ کے خاص بندے، ص۵۴۵، فوائد الفواد، نویں مجلس، ص۲۰۲ ملخصاً

سخاوت ہو تو ایسی!

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء سید محمد چشتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ یہ حکایت ارشاد فرمائی کہ شیخ بہاء الدین زکریا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب کسی کو کوئی شے عنایت فرماتے تو اچھی اور زیادہ مقدار میں دیتے تھے۔ مُعَلِّم جو آپ کے بچوں کو پڑھاتا تھا اسے تنخواہ کے علاوہ انعام بھی مرحمت فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ (مدینۃ الاولیا) ملتان میں سخت قحط پڑا ملتان کے حاکم ناصر الدین قَباچہ کو غلہ کی ضرورت پڑی۔ اس نے آپ سے طلب کیا تو آپ نے اس کی اِلتماس قبول فرما کر کئی مَن غلہ عطا فرما دیا۔ جب غلے کو یہاں سے لے جایا گیا تو اس میں سے ناگہاں طور پر بھاری مقدار میں نقدی رقم بھی نکل آئی۔ والیٔ شہر نے آپ کے پاس وہ رقم واپس بھیجی کہ میں نے تو صرف غلے کا سوال کیا تھا۔ جس وقت وہ روپیہ حضرت کے پاس لایا گیا آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس روپیہ کا حال معلوم تھا لیکن میں نے یہ نقد رقم اور غلہ حاکم کو دے دیا تھا۔ اس کے پاس لے جاؤ کہ وہ اپنے صَرف میں لائے۔ [1]

مقروض کی امداد

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خزانہ غُرباء اور مستحقین کے لئے ہر وقت کھُلا رہتا۔ محتاج و مساکین آتے اور آپ کے دربار سے مالا مال ہو کر جاتے۔ ایک مرتبہ آپ

1 ... فوائد الفواد مترجم، تیسری مجلس، ص ۵۰ ۳ ملخصاً، تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص ۱۱۵

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حجرہ مبارکہ میں مصروفِ عبادت تھے۔ چند درویش بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک آپ اپنے مُصَلّٰے سے اُٹھے اور رقم کی ایک تھیلی ہاتھ میں لیے باہر نکل گئے۔ درویش بھی حیرانی کے عالَم میں آپ کے ساتھ ہو لیے، باہر آکر دیکھا کہ چند آدمی ایک غَریبُ الحال شخص کو اپنے قرض کی وصولی کے لئے تنگ کر رہے ہیں اور اس شخص کے پاس ایک کوڑی بھی نہیں تھی ۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قرض خواہوں کو بلا کر فرمایا: یہ تھیلی لے لو اور جس قدر اس شخص سے لینے ہیں نکال لو۔ قرض خواہ نے اپنے قرض سے کچھ روپے زیادہ لینے چاہے۔ فوراً اس کا ہاتھ خشک ہو گیا۔ چِلاّ کر بولا: حضور معاف فرمائیے، میں زیادہ لینے سے توبہ کرتا ہوں۔ فوراً اس کا ہاتھ ٹھیک ہو گیا۔ مَفلوکُ الحال مقروض آپ کو دعائیں دینے لگا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ درویشوں کے ہمراہ خلوت خانہ واپس تشریف لے آئے اور فرمایا: خداوندِ کریم عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس شخص کی مدد کے لئے بھیجا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس کا مطلب پورا ہو گیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرضدار اگر تنگ دست یا نادار ہو تو اسے مہلت دینی چاہئے اور اگر حاجت نہ ہو تو قرض کا کچھ حصہ یا پورا ہی قرض معاف کر دینا اجرِ عظیم کا سبب ہے چنانچہ

---

[1] ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص۱۲۸

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جس نے کسی تنگدست مقروض کو مہلت دی یا اس پر مالِ قرض کو صدقہ کر دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔“[1]

نبیٔ مکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان سے دنیوی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے روزِ قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کر دے گا اور جو کسی تنگدست پر آسانی کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دنیا و آخرت میں آسانیاں فرمائے گا۔[2]

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: تم کسی کی فانی مصیبت دفع کرو، اللہ تم سے باقی مصیبت دفع فرمائے گا تم مومن کو فانی دنیوی آرام پہنچاؤ اللہ تمہیں باقی اُخروی آرام دے گا کیونکہ بدلہ احسان کا احسان ہے۔ یہ حدیث بہت جامع ہے کسی مسلمان کے پاؤں سے کانٹا نکالنا بھی ضائع نہیں جاتا۔ حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ صرف قیامت ہی میں بدلہ ملے گا بلکہ قیامت میں بدلہ ضرور ملے گا اگرچہ کبھی دنیا میں بھی مل جائے۔ جو مقروض کو معافی یا مہلت دے، غریب کی غربت دور کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ دین و دنیا میں اس کی مشکلیں آسان ہوں گی۔[3]

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب فی من فرج عن معسر الخ، ۴/۲۴۱، حدیث: ۶۶۷۱

2 ... مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن الخ، ص۱۴۴۷، حدیث: ۲۶۹۹

3 ... مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۱۸۹

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کا خوف

ایک دفعہ حضرت شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه پر اس قدر خوف چھایا کہ اٹھ کر حجرے کا دروازہ بند کر دیا اور توبہ و استغفار کے لیے سجدے میں گر گئے۔ اتنی گریہ وزاری فرمائی کہ مُصَلّٰی آنسوؤں سے تر ہو گیا۔ آہ و زاری کی مسلسل دردناک آواز آرہی تھی جس سے لوگوں کے دل پھٹے جاتے تھے۔ صاحبزادگان اور ارادت مندوں نے دروازہ کھولنے کے لیے ہر چند التجائیں کی مگر کسی کی عرض قبول نہ ہوئی۔ آخر کار حضرت کے پیارے پوتے حضرت شیخ رکن الدین عالم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے دو تین مرتبہ زور سے پکارا: دادا جان! دروازہ کھولئے۔ حضرت شیخ الاسلام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرطِ محبت سے اٹھے اور حجرہ کا دروازہ کھول دیا۔ حضرت شیخ رکنُ الدِّین عالم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے دیکھا کہ خدا شناس آنکھیں کثرتِ مجاہدہ سے سوج گئی ہیں اور ان سے آنسوؤں کی بجائے خون کے قطرات ٹپ ٹپ گر رہے ہیں۔ عرض کی: حضور! اس گریہ وزاری کا سبب کیا ہے؟ فرمایا: بیٹا! میں نے عالمِ مُکاشَفَہ میں دیکھا کہ ایک شخص بہاء الدین جو زُہد ووَرَع میں صاحبِ کمال اور علم و عمل میں یگانہ روزگار تھا، فوت ہو گیا۔ اس کی عبادت و اطاعت کسی کام نہ آئی۔ اس کے تمام اعمال اس کے منہ پر مارے گئے، اور ایمان سَلب کر لیا گیا۔ یہ حال دیکھ کر مجھ پر خوف طاری ہوا کہ خدا جانے اس فقیر بہاء

الدین سے کیا سلوک ہو گا؟ دوسرا یہ کہ روزِ میثاق جب تمام اَرواح خداوندِ کریم کے حضور پیش ہوئیں، ارشاد ہوا: ”اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ یعنی کیا میں تمہارا رب نہیں۔“ جواب عرض ہوا: ”بَلٰی یعنی کیوں نہیں ۔“ حکم ہوا: میں تمہارا معبود ہوں، مجھے سجدہ کرو۔ پہلے حکم پر کئی سجدے میں چلے گئے اور کئی کھڑے رہے۔ دوسری مرتبہ میں پہلے لوگوں کے ساتھ کئی اور بھی شریک ہوگئے اور یہ سب مخلصین کہلائے۔ اول مسعود آخر محمود، لیکن جنہوں نے سجدہ نہیں کیا تھا وہ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ (یعنی دنیا اور آخرت دونوں کا گھاٹا ہے) کے مصداق بنادیئے گئے۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں کس گروہ میں تھا؟ حضرت شیخ رکن الدین عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مادر زاد ولی تھے اور قُطبیتِ عُظمٰی کے درجہ پر فائز تھے۔ آپ نے عرض کی: داداجان آپ ہر دو امور کے متعلق تسلی رکھئے کیونکہ حضور کی روح مخلصین کے اس گروہ میں سے ہے جس نے دونوں مرتبہ خلوصِ دل سے سجدہ کیا۔ مجھے بخوبی یاد ہے کہ آپ کی روح اَغواث کی صف میں تھی اور مَیں اَقطاب کی صف میں تھا۔ میں نے آپ کی روح کو دیکھا کہ اَغواث کی صف میں کھڑی رَبُّ العِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کر رہی تھی۔

حضرت شاہ رکن عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیان سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کچھ تسلی ہوئی اور اسی وقت جبینِ نیاز ادائے شکر کے لیے خاکِ عبودیت پر رکھ دی اور پھر باہر تشریف لاکر مشتاقانِ جمال کو شربتِ دیدار سے شادکام فرمایا۔[1]

---

1 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا، ص ٢٢٤ ملخصاً

مریدین کی اصلاح کا اہتمام

شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ہر وقت اپنے مریدین کی شرعی راہنمائی اور اصلاحِ عقائد و اعمال کو پیش نظر رکھتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مریدین و محبین کی معمولی سے معمولی غلطیوں اور کوتاہیوں پر بھی نظر رکھتے اور بَر وَقت اصلاح بھی فرماتے۔ چنانچہ

ایک بار حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہر کے کنارے گئے۔ مریدوں کو دیکھا وضو کر رہے ہیں۔ سب شیخ کو دیکھتے ہی برائے تعظیم کھڑے ہو گئے لیکن ایک صوفی نہ اُٹھا اس نے پہلے اپنا وضو مکمل کیا اور اس کے بعد تعظیمِ شیخ کے لئے کھڑا ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ان سب میں ایک یہی درویش کامل ہے کہ مکمل وضو کرنے کے بعد میری تعظیم کے لئے کھڑا ہوا۔ (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نماز کے مسائل سیکھو

ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کی نماز میں کوئی غلطی دیکھی تو بُلا کر اس کی اصلاح فرمائی اور دوبارہ

1 ... فوائد الفواد مترجم، آٹھویں مجلس، ص ۳۵۹

نماز ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ اس نے تین بار غلطی کی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تین بار نماز پڑھوائی اور حکم فرمایا کہ باقاعدہ مدرسہ میں داخلہ لو اور نماز کے مسائل سیکھو۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج مسلمانانِ عالم کی جو حالت ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہر طرف بے عملی کا دَور دَورہ ہے۔ مُسلمانوں کی اکثریّت نمازوں کی ادائیگی سے غافل ہے اور جو رہے سہے مُسلمان نَماز پڑھتے ہیں اُن میں بھی ایک تعداد ہے جسے نماز کے فرائض و واجبات، سنن و مستحبات، مکروہات و مُفسدات کا کچھ علم ہی نہیں ہے۔ نمازوں کو درست کرنے اور دینِ اسلام کی بنیادی معلومات حاصل کرنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں نماز، وضو، غسل کے بنیادی مسائل سکھائے جاتے ہیں آپ بھی مدنی قافلوں میں سفر اختیار کیجئے اور ڈھیروں برکتیں پایئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو نماز کے مسائل سیکھنے اور صحیح طور نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عوام میں بھی خاص ہوتے ہیں

ایک مرتبہ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گزر ایسی جماعت کے پاس سے ہوا جو درویشوں کا لباس زیبِ تن کیے ہوئے تھی۔ آپ رَحْمَۃُ

1 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص ٢٤٥ ملخصًا

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان میں بیٹھ گئے۔ اس محفل سے ایک نور بلند ہوا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نور کا منبع تلاش کرنے کے لیے نظر دوڑائی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگاہ ایک درویش پر پڑی جس سے یہ نور بلند ہو رہا تھا۔ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے قریب گئے اور فرمایا: تم ان درویشوں میں کیوں شامل ہو؟ اس نے جواب دیا: اے زکریا! میں اس وجہ سے شریک ہوں کہ آپ کو معلوم ہو جائے عوام میں بھی خاص ہوتے ہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ولی ہونے کیلئے تشہیر و اشتہار، نُمایاں جُبّہ و دستار اور عقید تمندوں کی لمبی قِطار ہونا ضَروری نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے اولیاء رَحِمَھُمُ اللہُ تعالٰی کو بندوں کے اندر پوشیدہ رکھا ہے لہٰذا ہمیں ہر نیک بندے کا احترام کرنا چاہیئے، ہمیں کیا معلوم کہ کون گدڑی کا لعل (یعنی چُھپا وَلی) ہے۔

تین چیزیں تین چیزوں میں پوشیدہ ہیں

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، فقیہِ اعظم، مولٰینا ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نَقْل فرماتے ہیں: ”اللہ تعالٰی نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں پوشیدہ رکھا ہے (۱) اپنی رِضا کو اپنی اطاعت میں اور (۲) اپنی ناراضگی کو نافرمانی میں اور (۳) اپنے اولیا کو اپنے بندوں میں۔“[2] تو ہر اطاعت اور ہر نیکی کو عمل میں لانا

---

1 ... فوائد الفواد مترجم، تیسری مجلس، ص ۶۱ ملخصًا

2 ... تنبیہ المغترین، الباب الاول، خوفھم مما للعباد علیھم، ص ۵۸

چاہئے کہ معلوم نہیں کس نیکی پر وہ راضی ہو جائے گا اور ہر بدی سے بچنا چاہئے کیونکہ معلوم نہیں کہ وہ کس بدی پر ناراض ہو جائے خواہ وہ بدی کیسی ہی صغیر (چھوٹی) ہو مثلاً کسی کی لکڑی کا خِلال کرنا ایک معمولی سی بات ہے یا کسی ہمسایہ کی مٹّی سے اس کی اجازت کے بِغیر ہاتھ دھونا گویا ایک چھوٹی سی بات ہے مگر چُونکہ ہمیں معلوم نہیں۔ اس لئے ممکِن ہے کہ اس برائی میں حق تعالیٰ کی ناراضگی مَخفی ہو تو ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی بچنا چاہئے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ملتان کے روحانی حاکم

حضرت خواجہ قُطبُ الدین بختیار کاکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَاقِی جب مدینۃ الاولیاء ملتان شریف تشریف لائے تو حاکمِ وقت ناصر الدین قباچہ نے خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مدینۃ الاولیاء ملتان میں قیام کی درخواست پیش کی تو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَاقِی نے فرمایا: (مدینۃ الاولیاء) ملتان بَرادَرَم بہاء الدین کی تحویل میں دیا جاچکا ہے ہم یہاں کیسے رہ سکتے ہیں۔ (2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ

1 ... اَخلاقُ الصالحین، ص ۶۰
2 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص ۶۴

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیبہ کا ایک حسین باب بزرگوں کے ادب و احترام کی تعلیم دینا اور بچوں سے پیار کرنا بھی ہے چنانچہ

سرکارِ مدینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جو نوجوان کسی بزرگ کے سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے کسی کو مقرر کر دیتا ہے جو اس نوجوان کے بڑھاپے میں اس کی عزت کرے گا۔"(1)

دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اے اَنَس! بڑوں کا ادب و احترام اور تعظیم و توقیر کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو، تم جنت میں میری رَفاقت پالو گے۔"(2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علم و حکمت بھرے ملفوظات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے ملفوظات ان کی مَدَنی سوچ کے ترجمان ہوتے ہیں جن سے سُننے والوں کو شریعت و طریقت کے آداب معلوم ہوتے ہیں۔ نیکیوں کی رغبت بڑھتی اور گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ حضرت شیخ غوث بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علم و حکمت

---

1 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی اجلال الکبیر، ۴۱۱/۳، حدیث: ۲۰۲۹

2 ... شعب الایمان، الخامس والسبعون من شعب الایمان، ۴۵۸/۷، حدیث: ۱۰۹۸۱

بھرے ملفوظات بھی ہمارے لئے راہنمائی کا سرچشمہ ہیں اور عوام و خواص کے لئے معلومات کا انمول خزانہ ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اِن ملفوظات کو پڑھنے، یاد رکھنے اور اِن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عاداتِ ذمیمہ چھوڑ دے

جو شخص تصوف کی دنیا میں داخل ہونے کا آرزومند ہو اسے چاہیے کہ سونے سے پہلے توبہ کرے اور اپنے دل کو عاداتِ ذمیمہ (بُری عادتوں) سے پاک کرے۔ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے قول کے مطابق وہ عاداتِ ذمیمہ یہ ہیں: غِل (یعنی بغض و کینہ)، غَش (دھوکہ)، حِقد (عداوت)، حسد، حرص، کِبر (تکبر)، بُغض، رِیا اور غضب۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی (قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی) نے فرمایا ہے کہ جب تک آدمی دل کو ان اَوصاف ذمیمہ سے پاک نہ کرلے، گِلیم (گِ-لِ-ی-م) یعنی کمبل اور صوف پہننا روا نہیں۔[1]

زُہد کی تعریف

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور بَرادرم بہاء الدین یکجا بیٹھے تھے۔ زہد کے بارے میں بات چل نکلی۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی نے فرمایا: زہد تین چیزوں کا نام ہے

---

1 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص ۱۴۲

جس میں یہ نہیں اسے زاہد کہلانے کا حق نہیں:

- ...دنیا کو پہچاننا اور اس سے مایوس ہونا
- ...مولا کی خدمت کرنا اور اس کے حقوق کی نگہداشت کرنا
- ...آخرت کی طلب اور اس کے حصول میں لگاتار کوشاں رہنا۔[1]

رزقِ حلال کی تاکید

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مریدوں کو اکثر یہ نصیحت فرماتے تھے، اپنے بیوی بچوں کو رزقِ حلال کھلاؤ، اگر ذرا برابر بھی ناجائز اور حرام کمائی کسی نے اپنی زوجہ و اولاد کو کھلائی تو ان کے اندر بھی حرام رزق کی تاثیر پیدا ہو جائے گی۔ آدمی حرام کاری کے کام وَلَدُ الحرام ہونے کی وجہ سے ہی نہیں کرتا بلکہ بیشتر حرام کاری رزقِ حرام کے کھانے سے جنم لیتی ہے اس لیے رزقِ طیّب کا حصول اور تلاش جاری رکھنی چاہیے۔

لقمۂ حلال میں برکت ہے

حضرت سیدنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے حلال کمایا پھر اسے خود کھایا یا اس کمائی سے لباس پہنا اور اپنے علاوہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی دیگر مخلوق (جیسے اپنے اہل وعیال اور دیگر لوگوں) کو کھلایا اور پہنایا تو اس کا یہ عمل اس کے لئے برکت و پاکیزگی

---

1 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص ۱۴۲

ہے۔[1] ہمیں ہمیشہ حلال روزی کمانا، کھانا اور کھلانا چاہیے اور لقمۂ حلال کی تو کیا ہی بات ہے چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا اِمام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قول نَقل کرتے ہیں: ”مسلمان جب حلال کھانے کا پہلا لُقمہ کھاتا ہے، اُس کے پچھلے گُناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جو شخص طَلَبِ حلال کیلئے رُسوائی کے مقام پر جاتا ہے اُس کے گناہ دَرَخت کے پتّوں کی طرح جَھڑتے ہیں۔“[2]

لقمۂ حرام کی نحوست

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں حرام طریقے سے مال کمایا اور اسے ناحق جگہ خرچ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ذِلّت و حقارت کے گھر (یعنی جہنم) میں داخل کر دے گا۔[3] مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب میں ہے: آدَمی کے پیٹ میں جب لقمۂ حرام پڑا تو زمین و آسمان کا ہر فِرِشتہ اُس پر لعنت کرے گا جب تک اس کے پیٹ میں رہے گا اور اگر اسی حالت میں (یعنی پیٹ میں حرام لقمے کی موجودگی میں) موت آگئی تو داخِلِ جہنَّم ہو گا۔[4]

---

1 ... الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرضاع، باب النفقة، ذکر کتبة اللہ جلّ وعلا الصدقة للمنفق۔۔۔ الخ، ۴/۲۱۸، حدیث: ۴۲۲۲

2 ... احیاء العلوم، کتاب الحلال والحرام، الباب الاول فی فضیلة الحلال۔۔۔ الخ، ۲/۱۱۶

3 ... شعب الایمان، الثامن والثلاثون من شعب الایمان، ۴/۳۹۶، حدیث: ۵۵۲۷ ملتقطا

4 ... مکاشَفَةُ القُلوب، الباب الاول فی بیان الخوف، ص ۱۰

نماز سے محبت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ذوقِ عبادت اس حد تک ہونا چاہیے کہ کسی صورت بھی نمازِ باجماعت کی فضیلت کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔ جب اعمال و عبادات پر مُداوَمت ہو جائے گی تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ حسنہ کی توفیق بھی میسر ہو جائے گی۔ اخلاق حسنہ کی پیروی ہی سے تزکیۂ نفس ممکن ہے۔ (1) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے تھے: مجھے جو کچھ بھی حاصل ہوا نماز سے حاصل ہوا۔ میں نے ہر وہ نماز پڑھی ہے جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ادا فرمائی۔ (2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! شیخ بہاء الدین زکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نماز سے کیسا شَغَف تھا۔ یاد رکھئے! دینِ اِسلام میں جو اَہمیّت نَماز کو حاصِل ہے وہ کسی اور عِبادَت کو حاصِل نہیں۔ نَماز اَرْکانِ اِسلام میں سے ایک اَہَم ترین رُکن ہے۔ قُرآن وحَدِیث میں نَماز کی فرضیت و اہمیت کو بیان کیا گیا ہے، چُنانچہ پارہ۵، سُوْرَۃُ النِّسَاء کی آیت نمبر ۱۰۳ میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

ترجمہ کنزالایمان: بے شک نماز ایمان والوں پر فرض ہے، وقت باندھا ہوا

---

1. ... تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ، ص۱۴۸
2. ... فوائد الفواد، پانچویں مجلس، ص ۶۳

کثیر احادیث میں نماز پڑھنے کی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے، ترغیب کے لئے 2 احادیث پیش کی جاتی ہیں:

(1)... حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اسلام میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: وقت میں نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑی اس کا کوئی دین نہیں، نماز دین کا ستون ہے۔[1]

(2)... حضرت سیّدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُرنور، شافعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”سب سے پہلے قیامت کے دن بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔“[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بغض و کینہ سے نفرت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بغض و کینہ سے سخت نفرت تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر تمہارا بدترین دشمن بھی حق پر ہو تو اس کے بارے میں سچے الفاظ اور سچی بات کرو اور ذاتی عناد سے کسی کے کردار کو گندہ نہ کرو۔

---

1 ... شعب الایمان، باب الحادی والعشرون من شعب الایمان الخ، ۳/۳۹، حدیث: ۲۸۰۷

2 ... معجم اوسط، باب العین، من اسمہ علی، ۳/۳۲، حدیث: ۳۷۸۲

طالب صادق کو نصیحت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: طالبِ صادق کے لیے لازم ہے کہ خَلوَت اور گوشہ نشینی اختیار کرے۔ شب بیداری کی عادت ڈالے اور کم کھانے کو معمول بنالے، ہمیشہ پاک و صاف رہے، نشست و برخاست میں ہمیشہ قبلہ رو رہے اور خود کو زیادہ سے زیادہ نماز، تلاوتِ قرآنِ پاک اور ذِکْرُ اللہ میں مشغول رکھے۔[1]

صدق واخلاص

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نصیحت فرماتے کہ ہر شخص پر لازم ہے صدق واِخلاص کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرے۔ بِلاضرورت نہ کوئی بات ہو نہ کام اور ہر قول و فعل سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف اِلتجاو تَضَرُّع (یعنی آہ وزاری) ہو اور اسی سے اِمداد ہو تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ذکر اللہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے کہ ہمیشہ ذکرِ الٰہی میں مشغول رہو کیونکہ ذکر سے طالب اپنے مطلوب تک پہنچتا ہے اور محبت ایسی آگ ہے جو ہر قسم کے

---

1 ... تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ، ص۱۴۸

2 ... اخبار الاخیار، ص۲۷

میل کچیل کو جلا ڈالتی ہے اور جب محبت مستحکم ہو جاتی ہے تو ذکر مشاہدہ کے ساتھ ہوتا ہے اور یہی وہ ذکر کثیر ہے جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فلاح و کامیابی کا وعدہ فرمایا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ [1] ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ کی یاد بہت کرو کہ تم مراد کو پہنچو [2]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے حرص، حسد اور کاہلی دور ہو جاتی ہے نیز ذکر اللہ سے انسان اپنے برے اخلاق و صفات سے آگاہ ہو جاتا ہے اور اخلاقِ رَذِیلہ سے اپنے آپ کو پاک صاف کر لیتا ہے اور اس کے دل میں اخلاقِ رَذِیلہ کی کوئی بو باقی نہیں رہتی۔ [3]

جسم، روح اور دین کی سلامتی کا راز

آپ رَحۡمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيۡه کا قول ہے: کم کھانے میں جسم کی اور گناہوں کو چھوڑ دینے میں روح کی سلامتی ہے اور نبیِّ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر درود و سلام بھیجنے میں دین کی سلامتی ہے۔ [4]

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

1 ... پ ۱۰، الانفال: ۴۵

2 ... اخبار الاخیار، ص ۲۸

3 ... تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ، ص ۱۴۹

4 ... اخبار الاخیار، ص ۲۸

محنت

ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: محنت کو اپنا شعار بناؤ، یہ دنیا دَارُالعمل ہے۔ جُہدِ مُسلسل (یعنی مسلسل کوشش) اور عملِ پیہم (یعنی لگاتار محنت) سے خوش حالی کی راہیں کھلتی ہیں۔ جو شخص اپنے نفس کا مُحاسبہ کرتا ہے وہ صرف خدا سے ڈرتا ہے۔ دانا اور عقلمند وہی شخص ہے جو پیش آنے والے سفر یعنی موت کے لیے تیاری کرے اور اپنے ساتھ کچھ زادِ راہ لے۔ (1)

آپ کی چند کرامات

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ یہ دُعا گو اور شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا مشائخِ بغداد کے حلقے میں بیٹھے تھے، اولیاءُ اللّٰہ کی کرامات کا ذکر ہو رہا تھا کہ اچانک ایک صاحب بولے اولیاءُ اللّٰہ میں یہ طاقت ہوتی ہے کہ جب چاہیں کسی مکان کو مُرَصَّع (موتی و جواہرات سے جڑا ہوا) اور مُذَہَّب (مُ، ذَہ، ہَب۔ یعنی سونا چڑھا ہوا) بنا دیں، اگر اس مجلس میں کوئی صاحبِ کمال موجود ہے تو اس مسجد پر توجہ کرے، شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا نے مُراقبہ میں سر جھکا لیا، تھوڑی دیر کے بعد سر اٹھا کر فرمایا: ذرا مسجد پر نظر کیجئے۔ لوگوں نے بیک وقت نظر اٹھا کر مسجد کو دیکھا، اس کی تمام اینٹیں اور لکڑیاں سونے کی نظر

---

1 ... نفحات سہروردیہ، ص۲۴۵ ملخصًا

آرہی تھیں اور تمام مسجد مُرَصَّع ومُذَہَّب بن چکی تھی۔ تمام جماعت کھڑی ہوگئی اور انہوں نے اقرار کیا کہ بےشک مردانِ خدا میں ایسی ہی کمالیت ہوتی ہے۔[1]

دست بوسی کی برکت سے بخشا گیا

منقول ہے کہ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ایک شخص جو بظاہر بڑا ہی گناہگار تھا فوت ہوگیا۔ بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: **مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس نے کہا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا۔ دیکھنے والے نے پوچھا: کس عمل کے سبب؟ اس نے کہا کہ میرے پاس اور تو کوئی نیک عمل نہ تھا مگر ایک روز شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی راستے سے گزر رہے تھے تو میں نے آگے بڑھ کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دست بوسی کی تھی، بس اسی عمل کے سبب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد**

لکڑیوں کا گٹھا سونا کر دیا

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاءالدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ایک بار

---

1 ... تذکرہ حضرت بہاءالدین زکریا، ص ۱۹۱

2 ... احوال و آثار حضرت بہاءالدین زکریا ملتانی، ص ۱۳۰

سراندیپ تشریف لے گئے اور سال بھر ایک پہاڑ پر قیام فرمایا۔ ایک دن ایک بوڑھا شخص لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے پاس سے گزرا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بفضلِ الٰہی کشف سے جان لیا کہ وہ ایک غریب اور عیال دار شخص ہے۔ اس کے گھر میں جوان بیٹیاں تھیں جن کی رخصتی کی طاقت نہ رکھتا تھا۔ حضرت شیخ الاسلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظر کیمیا اثر کا پڑنا تھا کہ وہ لکڑیوں کا گٹھا سونا بن گیا۔[1]

کوزے میں دریا اور سخاوت بے بہا

ایک مرتبہ دریا میں زبردست طغیانی آنے کے باعث سیلاب آگیا جس کی وجہ سے کئی گاؤں تباہ ہو گئے۔ لوگوں کے گھر اور تمام اثاثہ جات بہہ گئے۔ مصیبت اور غم کے مارے لوگ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی خدمت میں فریاد لے کر حاضر ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گئے اور دیر تک دعا کرتے رہے۔ طویل دعا کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا لوٹا لوگوں کو دیا اور فرمایا: اسے لے جا کر دریا میں ڈال دو، دریا کا سارا پانی یہ اپنے اندر سمیٹ لے گا۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے واقعی ”کوزے میں دریا“ کے مطابق سارا پانی لوٹے میں آگیا۔ اس کے بعد سیلاب زدگان اور بے گھر لوگوں کی آباد کاری کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے، لاکھوں روپے اور منوں اناج متاثرہ خاندانوں

---

1 ... محفل اولیاء، ص۲۴۹ ملخصًا، تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا، ص۱۹۵ ملخصًا

میں تقسیم کیا گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اپنے خدام سے فرمایا کرتے: گھر میں جتنا روپیہ اور گندم، چاول ہوں شام سے پہلے پہلے ختم کر دیا کرو، ایسا نہ ہو کہ مال و اَسباب ہمارے گھر میں پڑا رہے اور غریب بھوکے مرتے رہیں، اگر ایک شخص بھی میرے علاقے یا اس کے مضافات میں بھوکا رہا تو مجھے خدا کے حضور جواب دینا پڑے گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه شام کو اپنا خزانہ خالی کرواتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے صبح تک پھر خزانہ بھرا ہوتا۔ لنگر اسی انداز سے پکتا، روپیہ، پیسہ اور کپڑا اسی سُرعَت (تیزی) سے تقسیم ہوتا۔ لوگ دور دور سے شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی بہتے دریا جیسی سخاوت سے حصہ پانے کے لیے آتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا معمول تھا کہ لوگوں کو پیٹ بھر کر اور مختلف اَقسام کے کھانے کھلاتے مگر خود دن رات میں صرف ایک مرتبہ کھانا کھاتے۔

کبھی جسم پر مکھی نہ بیٹھی

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء سید محمد محبوب الٰہی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: میں نے ایک بزرگ سے سنا ہے کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے جسم مبارک اور لباس پر کسی شخص نے عمر بھر مکھی کو بیٹھتے نہیں دیکھا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

1 ... احوال و آثار حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص۷۹، اللہ کے ولی، ص۴۲۶

سب کے ساتھ روزہ افطار کیا

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ تھا۔ مسلمان اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آئے ہوئے مہمان مہینے کی خوب برکتیں لوٹ رہے تھے۔ ایک آدمی حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی خانقاہ میں آیا اور معجزات و کرامات پر اعتراض اور انکار کرنے لگا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے سمجھایا مگر وہ اپنی ضد پر ڈٹا رہا۔ معجزات و کرامات پر دلائل پیش کرنے اور میٹھے بول سے سمجھانے کے باوجود جب وہ مسلسل انکار ہی کرتا رہا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جلال آگیا اور فرمایا: آج تم اور تمہارے مصاحب ہمارے ساتھ روزہ افطار کریں گے۔ اس کے بعد ایک خادم کو حکم فرمایا کہ شہر بھر میں اعلان کردو کہ ہر کوئی اپنے گھر پر رہے آج ہم ان کے ساتھ افطار کریں گے۔ وہ شخص آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اس بات پر حیران و ششدر بیٹھا تھا۔ جب افطار کا وقت ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے ساتھ افطاری فرمائی اور نماز مغرب کے لیے تشریف لے گئے۔ بعد میں جب اس آدمی نے تحقیق کروائی تو پتا چلا کہ ہر کوئی یہ کہہ رہا تھا کہ حضرت نے ہمارے ساتھ افطاری فرمائی ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... احوال و آثار حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص ۱۲۶، اللہ کے ولی، ص ۴۶۰

وفات

۷ صفر ۶۶۱ھ مطابق ۲۱ دسمبر ۱۲۶۲ء کی بات ہے، شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاءالدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اپنے حُجرے میں محوِ یادِ خدا تھے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بڑے صاحبزادے حضرت شیخ صدرالدین عارف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حجرے کے باہر تشریف فرما تھے۔ اچانک ایک نیک صورت بزرگ تشریف لائے اور شیخ صدرالدین عارف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک خط دیتے ہوئے فرمایا: بیٹا یہ بڑا اہم خط ہے اپنے والدِ گرامی کو دے دو۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ والد ماجد کی اجازت سے حجرے میں داخل ہوئے اور خط دے کر واپس آگئے۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ آواز آئی: "وَصَلَ الْحَبِیْبُ اِلَی الْحَبِیْب" دوست دوست سے مل گیا۔ یہ آواز سنتے ہی شیخ صدر الدین عارف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حجرے میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاءالدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے ہیں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مزار فیض الانوار

مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا اور

---

1 ... سیرت بہاء الدین زکریا، ص ۱۸۹ ملخصاً، تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص ۱۰۳ ملخصاً

اسی شہر میں قلعہ محمد بن قاسم کے آخر میں آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا مزار پُر انوار زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ باب الاسلام سندھ سے بھی مریدین و مُعتَقِدین کے قافلے پاپیادہ حاضر ہوتے ہیں۔

خلفاء

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی بارگاہ سے کئی ہستیوں نے خلافت پائی جن میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرت مخدوم سید جلال الدین حسین بن علی سرخ پوش بخاری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِی، نواب الاولیاء شیخ محمد موسیٰ نواب سہروردی قریشی ہاشمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه، صاحب نزہۃ الارواح امیر حسینی سادات ہروی، صاحبِ لمعات شیخ فخر الدین ابراہیم عراقی، خواجہ حسن افغان، سلطان التارکین شیخ حمید الدین حاکم، شیخ کبیر الدین عراقی، خواجہ کمال الدین مسعود شیروانی، خواجہ فخر الدین گیلانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِم۔[1]

اولاد امجاد

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے دو عقد فرمائے۔ دونوں حرموں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سات شہزادے اور تین شہزادیاں عطا فرمائیں۔ صاحبزادگان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

---

1 ... تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ، ص۱۴۷ وغیرہ

شیخ صدر الدین عارف، شیخ قطب الدین، شیخ شمس الدین، شیخ شہاب الدین، شیخ علاء الدین یحیٰ، شیخ برہان الدین قمر، شیخ ضیاء الدین حامد اور شہزادیوں میں سے ایک حضرت شرف الدین بو علی قلندر پانی پتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد ماجد کے عَقد میں تھیں، دوسری حضرت سلطان حمید الدین حاکم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عَقد میں تھیں۔[1]

تصنیف و تالیف

☆ **آپ** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی کتابیں بھی تصنیف فرمائیں۔ ''اوراد'' کے متعلق آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسی نام سے رسالہ تحریر فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک مرید مولانا علی بن احمد غوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ''کنز العباد'' کے نام سے اس کی مَبسوط شرح فرمائی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اعتکاف کے آداب و شرائط پر ایک رسالہ ''شروطِ اربعین'' تصنیف فرمایا تھا۔[2]

بہاؤ الدین زکریا کی قدم بوسی کا حکم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 25، 24 مارچ 1988 سنہ حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) میں دعوتِ اسلامی کا دو روزہ عظیم الشان سنّتوں بھرا اجتماع ہوا۔ اجتماع کے اختتام پر

---

1 ... ملتان اور سلسلہ سہروردیہ، ص ١١٠

2 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص ٢٦٩ تا ٢٧٩ ملتقطاً

حسبِ معمول امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعا سے قبل اپنے مخصوص ومنفرد انداز پر "تصوُّرِ مدینہ" کرایا۔ یہ نہایت ہی پُر کیف گھڑیاں ہوتی ہیں۔ اس وقت رَحمتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چھما چھم بارش ہوتی ہے اور بعض اوقات کئی خوش نصیب عُشّاق کی نگاہوں کے پردے اُٹھا دیئے جاتے ہیں۔ کوئی مدینے جا پہنچتا ہے تو کوئی خوش نصیب تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار سے مشرّف ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس سنّتوں بھرے اجتماع میں موجود ایک نابینا حافظِ قرآن بھی دورانِ تصورِ مدینہ، شہر مدینہ جا پہنچے، حافظ صاحب کا بیان ہے کہ مجھے اچھی طرح یہ حدیثِ پاک معلوم ہے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: "جو جان بُوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنالے" اس حدیثِ مبارکہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے حلفیہ کہتا ہوں کہ دورانِ تصورِ مدینہ مجھ پر غنودگی طاری ہوئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مجھے مدینہ شریف کی زیارت نصیب ہوئی اور میں سنہری جالیوں کے روبرو حاضر ہوا۔ وہاں مجھے ایک نور نظر آیا پھر میں نے محسوس کیا کہ ہمارے دلوں کے چین، سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلوہ افروز ہیں اور مجھ سے فرما رہے ہیں، یہ آواز مجھے واضح سنائی دے رہی تھی: "محمد الیاس قادری کو میرا سلام کہنا" اور اس کو میرا یہ پیغام دینا کہ ۸،۹ شَوَّالُ الْمُکَرَّم ۱۴۰۸ھ کو وہ ملتان میں تبلیغ کریں اور یہ بھی کہنا کہ غوث بہاؤالدین زکریا

ملتانی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی قدم بوسی کریں۔ہم بے کسوں کے مدد گار، باذنِ پروردگار دوعالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ حق ترجمان سے میں نے جو آخری کلمات سُنے وہ یہ تھے۔رَبِّ هَبْ لِی اُمَّتِی رَبِّ هَبْ لِی اُمَّتِی رَبِّ هَبْ لِی اُمَّتِی۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مجلس مزاراتِ اولیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلْمِ دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کے دلوں میں اولیاءُ اللہ کی محبت و عقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (تادمِ تحریر) دنیا کے کم وبیش 200 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ساری دنیا میں مَدَنی کام کو منظم کرنے کے لئے تقریباً 97 سے زیادہ مجالس قائم ہیں، انھی میں سے ایک "مجلسِ مزاراتِ اولیا" بھی ہے جو دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ درج ذیل خدمات انجام دے رہی ہے۔

1. یہ مجلس اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کے راستے پر چلتے ہوئے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہونے والے اسلامی بھائیوں میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کیلئے

---

1 ... سرکار کا پیغام عطار کے نام، ص ٣٨

کوشاں ہے۔

2. یہ مجلس حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذِکر و نعت کرتی ہے۔

3. مزارات سے مُلْحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کرواتی اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگاتی ہے جن میں وُضو، غسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور اس کا درست طریقہ نیز سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں سکھائی جاتی ہیں۔

4. عاشِقانِ رسول کو حسبِ موقع اچھی اچھی نیتوں مثلاً باجماعت نماز کی ادائیگی، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، درسِ فیضانِ سنت دینے یا سننے، صاحبِ مزار کے اِیصالِ ثواب کیلئے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلوں میں سفر اور فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے روزانہ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی یعنی قمری ماہ کی ابتِدائی دس تاریخوں کے اندر اندر اپنے ذِمہ دار کو جمع کرواتے رہنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

5. "مجلسِ مزاراتِ اولیاء" ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کا تحفہ بھی پیش کرتی ہے اور صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفا اور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کر کے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں

ہونے والے مَدَنی کام وغیرہ سے آگاہ رکھتی ہے۔

6. مزارات پر حاضری دینے والے اسلامی بھائیوں کو شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی عطا کردہ نیکی کی دعوت بھی پیش کی جاتی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تاحیات اولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا ادب کرتے ہوئے ان کے در سے فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان مبارک ہستیوں کے صدقے دعوتِ اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مزاراتِ اولیاء پر لگائے جانے والے تربیتی حلقوں کے موضوعات

حلقہ نمبر 1 مزاراتِ اولیاء پر حاضری کا طریقہ

حلقہ نمبر 2 وضو، غسل اور تیمم کا طریقہ

حلقہ نمبر 3 نماز کا سبق

حلقہ نمبر 4 نماز کا عملی طریقہ

حلقہ نمبر 5 راہِ خدا میں سفر کی اہمیت (مدنی قافلوں کی تیاری)

حلقہ نمبر 6 درست قرآن پاک پڑھنے کا طریقہ

حلقہ نمبر 7 نیک بننے اور بنانے کا طریقہ (مدنی انعامات)

ہدایات: مدنی حلقہ مزار کے احاطے کے قریب ہو جس میں دو خیر خواہ مقرر کیے

جائیں جو دعوت دے کر زائرین کو حلقے میں شرکت کروائیں۔ ہر حلقے کے اختتام پر انفرادی کوشش کی جائے اور اچھی اچھی نیتیں کروائی جائیں اور نام و نمبر زمدنی پیڈ پر تحریر کیے جائیں۔

مزاراتِ اولیا پر مدنی حلقوں میں دی جانے والی نیکی کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو مَزار شریف پر آنا مبارک ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقوں کا سِلسِلہ جاری ہے، یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، ہم لمحہ بہ لمحہ موت کی طرف بڑھتے چلے جارہے ہیں، عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اُترنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا پڑے گا، اِن انمول لمحات کو غنیمت جانئے اور آیئے! اَحکامِ الٰہی پر عمل کا جذبہ پانے، مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتیں اور اللہ کے نیک بندوں کے مَزارات پر حاضری کے آداب سیکھنے سکھانے کے لئے مَدَنی حلقوں میں شامل ہوجایئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دونوں جہاں کی بھلائیوں سے مالامال فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم [1]

---

[1] ... مزاراتِ اولیاء کی حکایات، ص ۳۲

ماخذ ومراجع

نمبر شمار	کتاب	مطبوعہ
1	ترجمہ قرآن کنزالایمان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
2	صحیح البخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ
3	صحیح مسلم	دارالمغنی عرب شریف، ۱۴۱۹ھ
4	سنن الترمذی	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
5	سنن ابن ماجۃ	دارالمعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
6	مجمع الزوائد	دارالفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ
7	المعجم الاوسط	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۲ھ
8	شعب الایمان	دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۱ھ
9	الاحسان فی ترتیب صحیح ابن حبان	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۷ھ
10	مکاشفۃ القلوب	دارالکتب العلمیۃ بیروت
11	تنبیہ المغترین	دارالمعرفۃ بیروت، ۱۴۲۵ھ
12	احیاء علوم الدین	دارصادر، بیروت ۲۰۰۰ء
13	شواہد النبوۃ	وقف الاخلاص ترکی ۱۴۱۵ھ
14	اخبار الاخیار	فاروق اکیڈمی، خیر پور پاکستان
15	عوارف المعارف	دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۶ھ
16	تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی	محکمہ اوقاف پنجاب، مرکز الاولیاء لاہور 1980ء
17	احوال و آثار حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی	تصوف فاؤنڈیشن، مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۱۹ھ
18	فوائد الفواد مترجم	مدینہ پبلشنگ کمپنی، باب المدینہ کراچی 1978ء
19	نفحات الانس	شبیر برادرز، مرکز الاولیاء لاہور 2002ء
20	اولیائے ملتان	عظیم اینڈ سنز پبلشرز، مرکز الاولیاء لاہور 2005ء
21	مرأۃ المناجیح	ضیاء القرآن، مرکز الاولیاء لاہور
22	ملتان اور سلسلۂ سہروردیہ	الفیصل ناشران وتاجران کتب، 1998ء
23	خزینۃ الاصفیاء	مکتبہ نبویہ، مرکز الاولیاء لاہور 2010ء
24	اردو لغت	اردو لغت بورڈ باب المدینہ کراچی، 2006ء
25	تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ	زاویہ پبلشرز، مرکز الاولیاء لاہور 2005ء

26	تذکرہ اولیائے پاک وہند	شبیر برادرز، مرکز الاولیاء لاہور 2000ء
27	گلزارِ ابرار مترجم	مکتبہ سلطان عالمگیر، مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۷ھ
28	اللہ کے خاص بندے	علم دین پبلشرز، مرکز الاولیاء لاہور
29	اللہ کے ولی	القریش پبلی کیشنز، مرکز الاولیاء لاہور 2010ء
30	شانِ اولیاء المعروف ہفتادِ اولیاء	مشتاق بک کارنر، مرکز الاولیاء لاہور
31	نفحات سہروردیہ	زاویہ پبلشرز، مرکز الاولیاء لاہور 2003ء
32	نیکی کی دعوت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
33	اخلاق الصالحین	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
34	سیرت غوث بہاء الدین زکریا	کتب خان حاجی نیاز احمد، مدینۃ الاولیاء ملتان
35	سرکار کا پیغام عطّار کے نام	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
36	محفل اولیاء	زاویہ پبلشرز، مرکز الاولیاء لاہور 2011ء
37	مزاراتِ اولیاء کی حکایات	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

نیک بندے کی پہچان کیا ہے؟

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک ومختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے، بے شک لوگوں میں سے وہ لوگ بُرے ہیں جن سے لوگ محض ان کے شر کی وجہ سے بچتے ہوں۔ (مُوطا امام مالک، ج ۲، ص ۴۰۳، حدیث ۱۷۱۹)

مزید سلطانِ دو جہان، شَہَنْشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، اللہ تعالٰی کے نیک بندے وہ ہیں جنہیں دیکھیں تو اللہ عزَّوجلَّ یاد آجائے اور اللہ تعالٰی کے بُرے بندے وہ ہیں جو چُغل خوری کرتے، دوستوں میں جدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔

(مسند امام احمد، ج ۶، ص ۲۹۱، حدیث ۱۸۰۲۰)

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرِب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنْعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافِلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-579-648-0
0125414
مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net